رسالہ

مجلی الشمعۃ لجامع حدث ولمعۃ ۱۳۳۶ھ

(حدث اور لمعہ رکھنے والے سے متعلق شمع افروز)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جلی الشمعۃ ◆ شمعۃ الاسلام بادی لمعۃ ◆ حمدا بریٔا عن الریاء والسمعۃ ◆ اذ اظھر انوار من عید الجمعۃ ◆ وفتح بنورہ بصر المؤمن و سمعہ ◆ واتم بظہورہ قلع کل ضلال و قمعہ ◆ صلی اللہ تعالٰی علیہ وبارک وسلم ابدا صلاۃ وسلاما وبرکات تعم ذویہ وتجمع جمعہ ◆ اٰمین۔

تمام حمد خدا کے لیے جس نے شمع فروزاں کی، شمع اسلام کو بھرپور تابندگی کے ساتھ جلوہ گر کیا، ایسی حمد جوریا وسمعہ سے پاک ہو اس لیے کہ اس نے اس ذات کے انوار ظاہر کیے جس نے جمعہ کو عید بنایا اور جس کے نور سے مومن کی بصارت وسماعت کھولی، اور اس کے ظہور سے ہر گمرہی کا قلع قمع تام کیا اس ذات پر خدائے برتر کی طرف سے درود اور برکت وسلام ہو، ایسا درود وسلام اور ایسی برکتیں جو حضور کے سبھی لوگوں کو عام اور ان کی پوری جماعت کو ہمہ گیر ہو۔ الٰہی قبول فرما۔ (ت)

رسالہ الطلبۃ البدیعہ میں مسئلۂ لُمعہ کا ذکر آیا اور اُس میں تفاصیل کثیرہ ہیں کہ کتابوں میں نہ ملیں گی اُن کے بیان میں یہ سطور ہیں وباللہ التوفیق (اور یہ اللہ تعالٰی کی توفیق سے ہے۔ ت) جنب نے بدن کا کچھ حصّہ دھویا کچھ باقی رہا کہ پانی نہ رہا پھر حدث ہوا کہ موجب وضو ہے اب جو پانی ملے اُسے وضو ورفع حدث میں

صرف کرے یا بقیۂ جنابت کے دھونے میں یا کیا۔ یہ مسئلہ لُمعہ ہے لُمعہ بالضم یہاں وہ حصۂ بدن ہے جو بعد جنابت سیلانِ آب سے رہ گیا۔

اقول یہاں تین تقسیمیں ہیں:

تقسیم اوّل بلحاظ محل لمعہ۔ اُس میں سات احتمال ہیں:

(۱) وہ لُمعہ خود یہی اعضائے وضو ہوں انھیں کو غسل میں نہ دھویا تھا پھر حدث بھی ہوا، اور یہ صورت وہ ہے کہ کل اور ناک میں پانی پہنچانا ہو چکا ہو ورنہ صرف اُن اعضا میں جنابت نہ ہو گی جن کا وضو میں دھونا فرض ہے جس پر پانی کی کفایت و عدم کفایت کا مدار ہے کہ یہاں کافی سے وہی مراد ہے جو ادائے فرض کر دے ولہذا محدث اگر اتنا پانی پائے کہ منہ ہاتھ پاؤں ایک ایک بار دھولے نہ تثلیث کو کافی ہو نہ مضمضہ واستنشاق کو تو اُس پر وضو فرض ہے تیمم جائز نہیں اور بعد تیمم اتنا پانی پائے تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔

(۲) لُمعہ تمام اعضائے وضو مع زیادت ہوں کہ وضو بھی نہ کیا اور باقی بدن کا بھی بعض حصہ نہ دھویا تھا اگرچہ اسی قدر کہ مضمضہ واستنشاق نہ کیا تھا۔

(۳) لمعہ صرف بعض اعضائے وضو ہو یعنی ان کے سوا تمام بدن مع دہان وبینی اور ان میں سے بعض دھولیے تھے بعض باقی۔

(۴) لمعہ بعض اعضائے وضو مع بعض باقی بدن ہو مثلاً نصف وضو کیا اور باقی نصف بدن دھویا یا مثلاً صرف منہ دھونا اور مضمضہ باقی تھا۔

(۵) لُمعہ بعض وضو مع جمیع باقی بدن ہو کر صرف اعضائے وضو سے کچھ دھوئے۔

(۶) لمعہ اعضائے وضو سے جُدا بعض باقی بدن ہو اگرچہ اسی قدر کہ پُورا نہایا اور مضمضہ واستنشاق نہ کیا۔

(۷) لمعہ جمیع باقی بدن ہو کر صرف وضو بے مضمضہ واستنشاق کیا۔

تقسیم دوم بنظرِ ترتیب حدث وتیمم ووجدان آب۔ علما نے کچھ مفصّل کچھ مجمل ان شقوق کی طرف توجہ فرمائی کہ تیمم جنابت کے بعد حدث ہوا یا پہلے اور بعد ہوا تو اُس کے لیے تیمم کے بعد پانی ملا یا پہلے **اقول** یہاں چار چیزیں ہیں:

(i) تیمم جنابت

(ii) حدث

(iii) تیمم حدث

(iv) وجدان آب

ان کے اختلافِ ترتیب میں عقلی احتمال چوبیس ۲۴ ہیں لیکن یہاں چند نکتے ہیں کہ اُن میں سے بہت کو کم کردیں گے۔

اوّلاً وجدانِ آب کے بعد فرضِ صورت کا مرتبہ نہیں بلکہ بیانِ حکم کا کہ پانی پایا تو کیا کرے،

ولھذا لما ذکر الامام الاسبیجابی فی شرح الطحاوی ما اذا وجد الماء بعد التیمم للجنابۃ لم یزد علی انہ ان کفاہ غسل والا فتیممہ باق[1]۔

اسی لیے جب امام اسبیجابی نے شرح طحاوی میں تیمم جنابت کے بعد پانی ملنے کی صورت بیان کی تو اس سے زیادہ نہ کہا کہ "وہ پانی اگر کافی ہو تو غسل کرے ورنہ اس کا تیمم باقی ہے۔ (ت)

تو چوبیس ۲۴ میں وُہ چھ جن کی ابتدا میں وجدانِ آب ہے صرف ایک رہی کہ جنب نے ابھی نہ تیمم کیا تھا نہ حدث ہوا کہ پانی پایا یُوں ہی باقی ۱۸ میں جہاں وجدانِ آب وسط میں آئے تصویر اس پر ختم کردی جائے کہ رباعی کی جگہ ثلاثی یا ثنائی رہ جائے۔

ثانیاً مذہب صحیح و معتمد پر نیت تیمم میں تعیین حدث و جنابت لغو ہے تو باقی ۱۸ میں وُہ چھ جن کی ابتدا میں تیمم جنابت ہے اور وُہ چھ جن کے آغاز میں تیمم حدث ہے متحد ہیں اور اگر تعیین ہی کیجئے تو تیمم حدث پیش از حدث باطل ہے یُوں بھی یہ چھ نکل جائیں گے۔

ثالثاً جس ترتیب میں دو تیمم متصل واقع ہوں ایک واجب الحذف ہے کہ تیمم بعد تیمم لغو ہے یوں ان ۱۸ سے پانچ رہ جائیں گی اور اس ایک سے مل کر ۶۔ ایک یہ کہ بعد جنابت پانی پالیا ابھی تیمم و حدث کچھ نہ ہوا تھا دوسری یہ کہ تیمم جنابت کے بعد پایا ابھی حدث نہ تھا یہ دو یہاں قابلِ لحاظ نہیں کہ اُن میں حدث و جنابت کا اجتماع ہی نہیں۔ اور اُن کا حکم خود ظاہر، پہلی میں اگر پانی غسل کو کافی ہے غسل کرے ورنہ تیمم دُوسری میں اگر پانی کافی ہے تیمم ٹوٹ گیا نہائے ورنہ نہیں، باقی چار یہ ہیں:

(۱) حدث کے بعد پانی پایا ابھی تیمم نہ کیا تھا، یہ دوم متروک کی طرح ثنائی ہے یعنی اُن چار چیزوں سے اس میں دو ہیں۔

(۲) حدث ہُوا پھر تیمم کیا پھر پانی پایا۔

(۳) تیمم کیا پھر حدث ہوا پھر پانی پایا یہ دونوں ثلاثی ہیں۔

(۴) تیمم کیا پھر حدث ہوا پھر تیمم کیا پھر پانی پایا یہ رباعی ہے۔

ثم اقول مسئلہ لمعہ میں معظم مقصود یہ بتانا ہے کہ حدث و جنابت دونوں جمع ہوں اور پانی ایک کے

---

[1] شرح الطحاوی للاسبیجابی

قابل تو اُسے کس طرف صرف کرے باقی صورتیں تکمیل اقسام کے لیے ہیں یہ سوال وہیں عائد ہوگا جہاں حدث مستقل ہو کہ حدث مندرج اپنا کوئی حکم ہی نہیں رکھتا نہ وُہ اپنے لیے پانی کا طالب، اور ہم رسالہ الطلبۃ البدیعہ میں واضح کرچکے کہ جنب کا حدث مستقل نہ ہوگا مگر جبکہ کُل یا بعض اعضائے وضو سے پانی یا مٹی سے جنابت کے زوال کلی یا موقت[عہ] کے بعد حادث ہوا اور حدث جب حادث ہوگا کُل اعضائے وضو پر طاری ہوگا تو وہ صورت جس پر اس مسئلہ لمعہ میں کلام ہے اقسام مسطورۂ رسالہ مذکورہ سے صورتِ اولٰی کے اقسام پر ہے جس میں حدث کُل اعضائے وضو میں تھا اُس کی آٹھ قسمیں تھیں جنابت کُل یا بعض اعضائے وضو میں تنہا یا مع بعض یا کل باقی بدن ہو یا اعضائے وضو میں اصلاً نہ ہو صرف بعض یا کُل باقی بدن میں ہو ان میں سے قسم سوم کہ جنابت کُل اعضائے وضو مع جمیع باقی بدن میں ہو یہاں نہیں کہ کلام لمعہ میں ہے یہ لمعہ نہ ہوا سارے بدن میں جنابت ہوئی باقی سات یہی سات ہیں جو ابھی تقسیم اوّل میں مذکور ہوئیں۔ یہ ان چار انواع تقسیم دوم سے مل کر اٹھائیس ٢٨ ہوتیں مگر ان میں چار وُہ ہیں جن میں حدث اصلاً مستقل نہیں یعنی تقسیم اول کی دو قسم پیشین جن میں جنابت جمیع اعضائے وضو میں ہے تقسیم دوم کی دو نوع اوّل سے مل کر جن میں حدث تیمم جنابت سے پہلے ہے لہذا یہ چار اس مسئلہ میں ملحوظ نہیں۔ **اقول** اور ان کا حکم ظاہر پانی لمعہ کے لیے کافی دیکھا جائے گا اگر ہے اُس کا دھونا واجب اُس کے ساتھ حدث تو دھل ہی جائے گا لہذا پہلی صورت میں کہ جنابت صرف کُل اعضائے وضو میں تھی وضو کے قابل پانی پانے سے وضو واجب ہوگا نہ حدث بلکہ جنابت کے لیے، اور اگر پانی لمعہ کو کافی نہیں تو استعمال اصلاً ضروری نہیں اگرچہ وضو کے لیے کافی ہو ہاں تقلیل لمعہ کے لیے اسے استعمال کرے گا جس میں اختیار رہے گا کہ خواہ وضو کرے خواہ باقی بدن میں جو لمعہ ہے اُسے دھولے خواہ بعض وہ اور بعض اعضائے وضو دھولے اور اگر پانی اُن میں ہر ایک کے بعد بچے تو چاہے باقی بدن کا لمعہ دھوئے اور کچھ اعضائے وضو یا وضو پُورا کرے اور کچھ لمعہ دھوئے ہاں دونوں صورتوں میں وضو اولٰی ہے کہ ادائے سنّت ہے کما تقدم عن الکافی وشرح الزیادات للعتابی فی الطلبۃ البدیعۃ (جیسا کہ کافی اور عتابی کی شرح زیادات کے حوالے سے الطلبۃ البدیعۃ میں گزرا۔ ت) باقی رہیں چوبیس ٢٤ اُن میں اٹھارہ ١٨ کا حدث مطلقاً مستقل ہے یعنی تقسیم اول کی ساتوں قسمیں تقسیم دوم کی اخیرین سے مل کر چودہ ١٤ ہوئیں اس لیے کہ حدث بعد تیمم ہمیشہ مستقل ہوتا ہے نیز تقسیم اوّل کی دو قسم اخیر دوم کی اولین سے مل کر چار ہوئیں اس لیے کہ یہاں جنابت خود ہی اعضائے وضو میں نہیں تو حدث اگرچہ اُس کے

عہ بعد جنابت اگر پُورا وضو کرلیا کل اعضائے وضو سے جنابت کا زوال کلی ہوگیا اور بعض دُھلے تو بعض سے اور اگر صرف تیمم کیا تو کُل اعضا سے وقت وجدان آب تک زوال ہوا ١٢ منہ غفرلہ۔ (م)

تیمم سے پہلے ہو مستقل ہوگا۔ باقی چھ یعنی تقسیم اول کی ۳-۴-۵ تقسیم دوم کی ۱-۲ سے مل کر ان میں پورا حدث مستقل نہیں بلکہ اُتنے ہی حصّۂ اعضائے وضو کا جو بعد جنابت دُھل چکے تھے ان ۱۰ میں حدث پورے وضو کا پانی چاہے گا اور ان چھ میں صرف اُتنا جو اس حصّہ کو دھوئے جس میں یہ مستقل ہے۔ یہ یاد رکھیے کہ آگے کام دے گا۔

تقسیم سوم پانی کہ پایا کس مقدار کا تھا اس میں علمانے پانچ اصناف فرمائیں:

(۱) صرف وضو کو کافی

(۲) صرف لمعہ کو کافی

(۳) مجموع کو کافی

(۴) ہر ایک کو جدا جدا کافی کہ چاہے وضو کرلے یا لُمعہ دھولے دونوں نہ ہوسکیں۔

(۵) اصلاً کافی نہیں اکثر کتب مثل شرح[1] طحاوی و خزانۃ[2] المفتین و منیہ[3] و حلیہ[4] و شرح[5] وقایہ و ردّ[6] المحتار میں وضو و لمعہ سے تعبیر فرمائی۔

وانا اقول تعبیر[1] حدث و جنابت سے جس طرح خلاصہ میں فرمائی اس سے اولٰی ہے اور حق[2] تعبیر تقیید حدث بمستقل ورنہ اطلاق حدث سے کل حدث متبادر، اور ہم ابھی ثابت کرچکے کہ یہاں چھ صورتوں میں حدث کا صرف ایک پارہ مستقل ہوتا ہے جس کے لیے وضو کا فی پانی درکار نہیں بلکہ صرف اُتنے ٹکڑے کو۔

و[3] الکافی والھندیۃ وان عبرا بالحدث و اللمعۃ فقد قالا لو صرفہ الی الوضوء جاز اتفاقا[1] وقال فی الکافی فی الاٰخر ثم وجد ما یکفی لاحدھما ای لبقیۃ بدنہ اولمواضع وضوئہ[2] اھ وقال فی السراج الوھاج ومنحۃ الخالق فی مسألۃ اللمعۃ لو توضأ بذلک الماء لم یجز[3] اھ وصدر الشریعۃ و ان عبر فی موضعین بالحدث والجنابۃ

اور کافی و ہندیہ میں اگرچہ حدث و لمعہ سے تعبیر کی پھر بھی یہ فرمایا "اسے اگر وضو میں صرف کیا تو بالاتفاق جائز ہے"۔ اور کافی کے اندر آخر میں فرمایا "پھر اتنا پانی پایا جو دونوں میں سے ایک کے لیے کافی ہے یعنی بقیہ بدن کے لیے یا مواضع وضو کے لیے" اھ۔ سراج وہاج اور منحۃ الخالق میں لمعہ کے مسئلہ میں فرمایا "اگر اس پانی سے وضو کیا تو جائز نہیں" اھ اور صدر الشریعۃ نے اگرچہ دو جگہ حدث و جنابت سے

---

[1] فتاوٰی ہندیہ   ما ینقض التیمم   نورانی کتب خانہ پشاور   ۱/۲۹

[2] کافی

[3] منحۃ الخالق مع البحر   باب التیمم   ایچ ایم سعید کمپنی کراچی   ۱/۱۳۹

غیران عبارته ابعد العبارات عن احاطة الاقسام لتخصیصه الکلام بلمعة فی الظهر فقد اختار القسم السادس من الاقسام السبعة عینا وبالجملة الظاھر المتبادر من کلامھم رحمھم اللّٰہ تعالٰی ورحمنا بھم قصرالکلام علی القسمین الاخیرین الذین فیھما الحدث خارج اعضاء الوضوء واللّٰہ تعالٰی اعلم بمراد عبادہ۔

تعبیر فرمایا۔۔۔سوا اس کے کہ لمعۂ پشت سے کلام خاص کردینے کی وجہ سے ان کی عبارت احاطۂ اقسام کے معاملہ میں سب سے زیادہ بعید ہے۔ پھر انھوں نے ساتوں اقسام میں سے قسم ششم خاص طور سے اختیار کی بالجملہ کلماتِ علماء سے ظاہر متبادر یہی ہے کہ کلام ان اخیر دو قسموں میں محدود ہے جن میں حدث اعضاءِ وضو کے باہر ہے۔ خدا ان حضرات پر رحمت فرمائے اور ان کی برکت سے ہم پر رحم فرمائے اور خدائے برتر کو اپنے بندوں کی مراد خوب معلوم ہے۔ (ت)

ثم اقول تقسیم اوّل کی ہر قسم میں یہ پانچوں صنفیں نہ ہوسکیں گی۔

قسم اوّل میں صرف دو ہوں گی کہ پانی وضو کو کافی ہے یا نہیں کہ وضو و لمعہ متحد ہیں تو پہلی[1] تین[2] صنفیں ایک ہیں اور چہارم ناممکن۔ لہٰذا قسم اوّل کہ دو نوع آخر سے دو تھی ان دو صنفوں سے چار ہوتی۔

قسم دوم میں تین کہ صرف وضو کو کافی ہو یا مجموع کو کہ لمعہ ہے یا کسی کو نہیں یہاں دوم و چہارم محال تو یہ قسم دو نوع آخر پھر ان تین صنفوں سے چھ ہوتی۔

قسم سوم میں دو نوع آخر کے ساتھ پورا حدث مستقل ہے تو کامل وضو کا طالب لہٰذا یہاں بھی تین ہی صنفیں ہوں گی صرف لمعہ کو کافی ہو یا مجموع کو کہ وضو ہے یا کسی کو نہیں۔ یہاں اول و چہارم محال اور دو نوع اول کے ساتھ بعض حدث مستقل ہے تو اپنے ہی قابل پانی چاہے گا اور اب پانچوں صنفیں ہوں گی کہ یہاں اعضائے وضو دو حصے ہوگئے ایک میں جنابت ہے جو بعد جنابت نہ دھویا تھا دوسرے میں حدث مستقل۔ اب ہوسکتا ہے کہ پانی صرف اس حدث کو کافی ہو جبکہ یہ حصہ چھوٹا ہو یا صرف جنابت کو جبکہ وہ حصہ کم ہو اور دونوں صورتوں میں پانی بڑے کے قابل نہیں یا پورے وضو کو کافی ہو کہ مجموعہ ہے یا ہر حصے کو جدا جدا جبکہ وہ

---

[1] یا یوں کہیے کہ پہلی دو بھی ناممکن صرف سوم و پنجم ہیں۔ ظاہر ہے کہ مجموع کو کافی ہونے کے یہ معنی کہ اُس سے دونوں ادا ہوسکیں یہ یہاں حاصل ہے ۱۲ منہ غفرلہ (م)

[2] یہ اختلاف تعبیر ملحوظ رہے کہ قسم سے مراد تقسیم اوّل کے اقسام ہیں اور نوع سے تقسیم دوم کے اور صنف سے تقسیم سوم کے ۱۲ منہ غفرلہ (م)

دونوں برابر ہوں یا کم و بیش اور پانی بڑے کو کافی ہے نہ مجموع کو یا کسی کو کافی نہیں جبکہ دونوں برابر ہوں یا پانی چھوٹے سے بھی کم تو دس یہ چھ وہ سولہ ہوئیں۔

قسم چہارم چاروں نوعوں کے ساتھ پانچ ہے کہ مطلوب حدث کل وضو ہو جیسے دو نوع آخر کے ساتھ یا بعض وضو جیسے دو نوع اول کے ساتھ بہر تقدیر آسے مطلوب جنابت سے کہ بعض وضو و بعض باقی بدن ہے کمی بیشی مساوات ہر نسبت ممکن۔ بیشی یوں کہ جنابت میں رُو و پشت سے دو دو انگل جگہ رہی تھی ظاہر ہے کہ اعضائے ثلثہ کو اس سے بہت زائد پانی درکار ہوگا و قس علیہ تو یہ قسم بیس ہوئے۔

قسم پنجم ہر نوع کے ساتھ چار رہی ہے کہ تنہا جمیع باقی بدن کل محل وضو سے زائد ہے تو یہاں صنف دوم ناممکن ہے اور یہ قسم سولہ۔

قسم ششم میں بہر حال پانچوں ہونا ظاہر کہ اعضائے وضو کو بعض باقی بدن سے ہر نسبت متصور، تو یہ بھی بیس ہے۔

قسم ہفتم میں صنف دوم محال اور مثل پنجم سولہ۔ لہذا مسئلہ لمعہ میں سب صورتیں اٹھانوے ہوئیں، کتب اکابر میں بہت کم کا بیان ہے اگرچہ ظاہر عبادر اقتصار بدو قسم آخر پر رکھیں جب تو بہت کم رہیں گی حتی کہ سب سے زیادہ تفصیل والی کتاب شرح وقایہ میں ۹۸ میں سے صرف پندرہ ورنہ احاطہ بہر حال نہیں ہو سکتا کہ اصناف ہی کا احاطہ نہ فرمایا صور درکنار تفصیل مسئلہ اس وقت دس کتابوں سے پیش نظر شرح مختصر الطحاوی للامام الاسبیجابی پھر خزانۃ المفتین، خلاصہ، کافی پھر ہندیہ، منیہ، حلیہ پھر ردالمحتار، سراج وہاج، صدر الشریعۃ۔ سراج سے منحۃ الخالق نے کچھ نقل کرکے باقی کا اس پر حوالہ کر دیا اور البحر الرائق نے زیر قول مصنف لبعدہ میلا ضمناً صرف ایک صورت کی طرف اشعار فرمایا۔ منیہ نے صرف نوع اول لی اور اس میں بھی تین ہی صنفیں۔ خلاصہ نے نوع سوم پر اقتصار فرمایا۔ کافی و ہندیہ نے نوع چہارم میں پانچوں اصناف اور دوم و سوم میں صرف صنف چہارم۔ شرح طحاوی و خزانۃ المفتین و حلیہ و ردالمحتار نے دو نوع اخیر میں پانچوں صنف۔ شرح وقایہ نے نوع دوم کا بھی اضافہ فرمایا مگر کلام کو تصریحاً صرف قسم ششم سے خاص فرما دیا۔ عبارات یہ ہیں:

منیہ جنب اغتسل وبقی لمعۃ ولیس معہ ماء تیمم للمعۃ وان وجد ماء بعد ما احدث یغسل اللمعۃ و ویتیمم للحدث اذا کان الماء یکفی للمعۃ

منیہ کسی جنب نے غسل کیا، لمعہ رہ گیا اور اس کے پاس پانی نہیں تو لمعہ کے لیے تیمم کرے اور اگر حدث ہونے کے بعد پانی پا جائے تو لمعہ دھوئے اور حدث کے لیے تیمم کرے جبکہ پانی لمعہ کے لیے کفایت کرتا ہو

ولا یکفی للوضوء وان کان یکفی للوضوء لا للمعۃ یتوضأ ویتیمم[ع۱] لاجل اللمعۃ وان کان الماء یکفی لاحدھما علی الانفراد فانہ یغسل اللمعۃ ویتیمم للحدث اھ[۱]

خلاصہ اغتسل وبقی لمعۃ یتیمم فان وجد الماء غسل اللمعۃ ولایتیمم فان احدث[ع۲] قبل غسل اللمعۃ ثم وجد الماء ان کفی لھما صرفہ الیھما وان کان لایکفی لواحد منھما یتیمم للحدث وتیممہ للجنابۃ باق ویستعمل ذلک الماء فی اللمعۃ لتقلیل الجنابۃ

اور وضو کے لیے کفایت نہ کرتا ہو۔ اور اگر وضو کے لیے کفایت کرے لمعہ کے لیے نہیں تو وضو کرے اور لمعہ کی وجہ سے تیمم کرے۔ اور اگر پانی تنہا کسی ایک کے لیے کافی ہو تو لمعہ دھوئے اور حدث کے لیے تیمم کرے اھ

خلاصہ غسل کیا اور لمعہ رہ گیا تو تیمم کرے پھر اگر پانی مل جائے تو لمعہ دھوئے اور تیمم نہ کرے۔ اگر لمعہ دھونے سے پہلے اسے حدث ہو پھر اسے پانی ملے اگر دونوں کے لیے کافی ہو تو دونوں میں صرف کرے اور اگر دونوں میں سے کسی کے لیے کافی نہ ہو تو حدث کے لیے تیمم کرے اور اس کا تیمم جنابت باقی ہے۔ وہ پانی تقلیل جنابت کے لیے لمعہ میں استعمال کرے گا۔

ع۱ قولہ ویتیمم لاجل اللمعۃ ساقط من نسخۃ شرح علیھا الشارحان المحققان فانصرف الکلام الی ما وجد الماء بعد التیمم للمعۃ وھو ثابت فی نسخۃ المتن فوجب ان یکون الکلام فی وجدان الماء قبل التیمم لھما ولزم ان یکون المراد اللمعۃ فی غیر اعضاء الوضوء کالصورۃ الاولی فی شرح الوقایۃ ۱۲ منہ غفرلہ (م)

لفظ "ویتیمم لاجل اللمعۃ" (اور لمعہ کی وجہ سے تیمم کرے) اس نسخہ سے ساقط ہے جس پر دونوں محقق شارحوں نے شرح کی ہے تو کلام لمعہ کا تیمم کرنے کے بعد پانی پانے والی صورت کی طرف راجع ہوگیا — اور یہ لفظ متن کے نسخہ میں ثابت ہے تو ضروری ہے کہ دونوں کا تیمم کرنے سے پہلے پانی ملنے کی صورت میں کلام ہو۔ اور لازم ہے کہ وہ لمعہ مراد ہو جو اعضائے وضو کے علاوہ میں ہو جیسے شرح وقایہ کی صورت اولٰی ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

ع۲ قولہ احدث ای بعد التیمم للمعۃ بدلیل قولہ یتیمم للحدث وتیممہ للجنابۃ باق ۱۲ منہ غفرلہ (م)

"اسے حدث ہو" — یعنی لمعہ کا تیمم کرنے کے بعد جس پر یہ عبارت دلالت کر رہی ہے: "تو حدث کے لیے تیمم کرے اور اس کا تیمم جنابت باقی ہے"۔ ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

---

[۱] منیۃ المصلی فصل فی التیمم مطبوعہ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۶۰

فان کفی لاحدھما دون الاٰخر صرف الیہ وان کفی لکل علی الانفراد یغسل اللمعۃ ویتیمم للحدث اھ[1] **کافی وھندیہ** جنب اغتسل وبقی لمعۃ یتیمم فان تیمم ثم احدث تیمم للحدث فان تیمم[ع۱] (ای للحدث) فوجد ماء یکفیھما صرفہ الیھما وان کفی معینا صرفہ الیہ والتیمم للاٰخر باق وان کفی واحدا غیر عین صرفہ الی اللمعۃ واعاد تیممہ للحدث عند محمد وعند ابی یوسف لایعید فان[ع۲] لم یکن تیمم للحدث قبل وجود ھذا الماء فتیمم (ای للحدث کما فی الھندیۃ) قبل غسل اللمعۃ لم یجز عند محمد وعند ابی یوسف یجوز وان لم یکف[ع۳] واحدا بقی تیممھا جنب

اگر ایک کے لیے کافی ہو دُوسرے کے لیے نہیں تو اسی میں اسے صرف کرے ---- اور اگر تنہا ہر ایک کے لیے کافی ہو تو لمعہ کو دھوئے اور حدث کے لیے تیمم کرے اھ۔ **کافی وہندیہ** کسی جنب نے غسل کیا اور لمعہ رہ گیا تو تیمم کرے۔ اگر تیمم کرلیا پھر حدث ہوا تو حدث کا تیمم کرے۔ پھر اگر --- حدث کا --- تیمم کرلینے کے بعد اتنا پانی ملا جو دونوں کو کافی ہو تو دونوں میں صرف کرے۔ اور اگر کسی ایک معین کے لیے کافی ہو تو اسی میں صرف کرے اور دوسرے کا تیمم باقی ہے۔ اور اگر کسی ایک کے لیے غیر معین طور پر کافی ہو تو اسے لمعہ میں صرف کرے اور اپنے تیمم حدث کا اعادہ کرے امام محمد کے نزدیک ---- اور امام ابو یوسف کے نزدیک اعادہ نہیں ---- اگر پانی ملنے سے پہلے حدث کا تیمم نہ کیا تھا تو لمعہ دھونے سے

ع۱ ای تیمم للمعۃ ثم احدث فتیمم لہ ثم وجد الماء ۱۲ منہ غفرلہ (م)

یعنی لمعہ کی وجہ سے تیمم کیا پھر اسے حدث ہوا تو اس کا تیمم کیا پھر اسے حدث ہوا تو اس کا تیمم کیا پھر اسے پانی ملا ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

ع۲ ای تیمم للمعۃ ثم احدث فوجد الماء قبل ان یتیمم لہ وھو یکفی لاحدھما غیر معین فان غسل اللمعۃ ثم تیمم للحدث جاز بالاتفاق وان عکس ففیہ خلاف ۱۲ منہ غفرلہ (م)

یعنی لمعہ کی وجہ سے تیمم کیا پھر اسے حدث ہوا تو اس کا تیمم کرنے سے پہلے پانی ملا جو دونوں میں سے ایک کے لیے غیر معین طور پر کافی ہے۔ تو اگر لمعہ دھولیا پھر حدث کا تیمم کیا تو بالاتفاق جائز ہے اور اگر برعکس کیا تو اس میں اختلاف ہے ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

ع۳ رجع الی الکلام السابق اکمالا للتخمیس ۱۲ منہ غفرلہ (م)

پانچویں صورت کی تکمیل کے لیے کلام سابق کی جانب رجوع کیا ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

---

[1] خلاصۃ الفتاوٰی المرضوع فی الصلوات مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۱/ ۳۳

على بدنه لمعة احدث قبل ان يتيمم تيمم لهما واحدا فان وجد ما يكفي لاحدهما غير عين صرفه الى اللمعة ويعيد التيمم للحدث عند محمد[1] جنب معه ماء كاف للوضوء تيمم ولم يتوضأ فان[عه] توضأ وتيمم لجنابته فاحدث تيمم لحدثه فان وجد ماء يكفي لاحدهما صرفه الى الجنابة ويعيد تيممه للحدث عند محمد[2] اھ **حلیہ و ردالمحتار** الواجد للماء بعد ما تيمم للجنابة ثم احدث بعد ذلك على وجهين احدهما ان يجد الماء قبل ان[عه2] يتيمم للحدث فالماء اما ان يكون كافيا للمعة والوضوء فيغسلها ويتوضأ

پہلے (حدث کا ——— جیسا کہ ہندیہ میں ہے) تیمم کرلیا تو امام محمد کے نزدیک جائز نہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے۔ اور اگر ان میں سے کسی کے لیے کافی نہ ہو تو دونوں کا تیمم باقی ہے۔ کوئی جنب جس کے بدن پر لمعہ ہے اُسے تیمم سے پہلے حدث ہوا تو دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کرے پھر اگر اتنا پانی ملے جو غیر معین طور پر کسی ایک کے لیے کافی ہو تو اُسے لمعہ میں صرف کرے اور امام محمد کے نزدیک حدث کے تیمم کا اعادہ کرے ——— کسی جنب کے پاس وضو کے لیے بقدر کفایت پانی ہے تو وہ تیمم کرے اور وضو نہ کرے پھر اگر اس نے وضو کرلیا اور جنابت کا تیمم کیا پھر اسے حدث ہوا تو اپنے حدث کا تیمم کرے ——— اب اگر

عه **اقول** ای عبثا عند هذا الامام ومن معه او مقللا للجنابة عند الاكثرين او خارجا عن الخلاف كما بحثت ۱۲ منه غفر له (م)

اقول یعنی اس امام اور ان کے موافق حضرات کے مذہب پر عبث و بے فائدہ طور پر وضو کرلیا۔ یا اکثر حضرات کے نزدیک تقلیل جنابت کے لیے وضو کرلیا۔ یا اختلاف سے نکلنے کے لیے وضو کیا، جیسا کہ میں نے بحث کی ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

عه۲ **اقول** القبلية لا تقتضي وجود مدخولها قال تعالى قل لو كان البحر مدادا لكلمت ربي لنفد البحر ان تنفد كلمت ربي فالمعنى

اقول قبلیت اپنے مدخول کے وجود کی مقتضی نہیں۔ ارشاد باری تعالٰی ہے: "تم فرماؤ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے روشنائی ہوجائے تو سمندر ختم ہوجائے اس سے قبل کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں" ———

(باقی اگلے صفحہ پر)

[1] فتاوٰی ہندیہ ما ینقض التیمم پشاور ۱/ ۲۹
[2] کافی

واما غیر کاف لاحدھما فیتیمم للحدث واما کافیا للمعۃ دون الوضوء فیصرفہ الی اللمعۃ ویتیمم للحدث واما کافیا للوضوء دون اللمعۃ فیتوضأ ولا یغسل اللمعۃ ولا یتیمم لہا واما کافیا لاحدھما غیر عین فیغسل اللمعۃ ویتیمم للحدث الوجہ الثانی ان یجد الماء بعد ان یتیمم للحدث[1] الخ فیہ ذکر الخمسۃ علی نحو ما مر **شرح طحاوی** و **خزانۃ المفتین** المسافر اجنب فاغتسل ثم علم انہ بقی لمعۃ فانہ یتیمم لانہ لم یخرج عن الجنابۃ

اتنا پانی ملا جو دونوں میں سے کسی ایک کے لیے کافی ہے تو اسے جنابت میں صرف کرے اور امام محمد کے نزدیک تیمم حدث کا اعادہ کرے"۔ — **حلیہ و ردالمحتار** وہ جسے تیمم جنابت کے بعد پانی ملے پھر اس کے بعد اسے حدث ہو اس کی دو صورتیں ہیں — ایک یہ کہ حدث کا تیمم کرنے سے پہلے پانی ملے — تو پانی اگر لمعہ اور وضو دونوں کے لیے کافی ہو تو لمعہ کو دھوئے اور وضو کرے اور اگر پانی کسی ایک کے لیے ناکافی ہو تو حدث کا تیمم کرے۔ اگر لمعہ کے لیے کافی ہو وضو کیلئے نہیں تو پانی لمعہ کیلئے صرف کرے حدث کیلئے تیمم کرے، اور اگر وضو کے لیے کافی ہو لمعہ کے لیے نہیں تو وضو کرے اور لمعہ کو نہ دھوئے، نہ ہی اس کیلئے تیمم کرے — اور اگر غیر معین طور پر کسی ایک کیلئے کافی ہو تو لمعہ کو دھوئے اور حدث کا تیمم کرے — دُوسری

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

تیمم للجنابۃ ثم احدث ثم وجد الماء من دون ان یتیمم قبلہ للحدث والا فالتیمم بعدہ للحدث لیس فیما اذا کفی لہما معا او للوضوء خاصۃ وقس علیہ قول الخلاصۃ احدث قبل غسل اللمعۃ بل وقول شرح الطحاوی الاٰتی وجد الماء بعد ما تیمم قبل الحدث فان وجود الحدث بعدہ غیر ملحوظ فیہ وانکان لابد منہ عاش اومات علی قول ان الموت حدث کما ھو الراجح عندنا ۱۲ منہ غفر لہ (م)

تو معنی یہ ہوا کہ جنابت کا تیمم کیا پھر اسے حدث ہوا پھر پانی پایا بغیر اس کے کہ اس سے پہلے حدث کا تیمم کیا ہو۔ ورنہ اس کے بعد حدث کا تیمم اس صورت میں نہیں جب دونوں ہی کے لیے پانی کافی ہو یا صرف وضو کے لیے کافی ہو۔ اسی پر خلاصہ کی عبارت" لمعہ دھونے سے پہلے حدث ہوا" کا قیاس کیا جائے — بلکہ شرح طحاوی کی آنے والی اس عبارت کا بھی "اسے پانی ملا اس کے بعد کہ تیمم کر چکا حدث سے پہلے"۔ کیونکہ اس کے بعد حدث کا وجود ملحوظ نہیں — اگرچہ اس سے مفر نہیں جئے یا مرے اس قول پر موت حدث ہے جیسا کہ ہمارے نزدیک راجح بھی ہے ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

---

[1] ردالمحتار باب التیمم مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱ / ۱۸۷

لبقاء اللمعة ولو احدث قبل التيمم يتيمم تيمما واحدا للمعة والحدث جميعا كما اذا احدث مرارًا لا يجب عليه اكثر من وضوء واحد ولو احدث بعد التيمم ثم وجد الماء[عه۱] فهو على خمسة اوجه اذا كفاهما جميعا يغسل اللمعة ويتوضؤ للحدث وان كان لا يكفيهما[عه۲] يغسل مقدار ما يكفيه حتى تقل الجنابة ويتيمم ولو كفى للمعة[عه۳] يغسل اللمعة ويتيمم للحدث ولو كفى للوضوء دون اللمعة يتوضأ ولا يغتسل اللمعة وهو كالجنب اذا تيمم ثم احدث ثم وجد الماء يكفيه للوضوء يتوضؤ به ولو كفى لكل على الانفراد لا جميعا يغسل اللمعة لان الجنابة اغلظ ثم يتيمم للحدث ولو بدأ بالتيمم ثم غسل اللمعة لا يجوز وعليه ان يتيمم بعد الغسل وفى النوادر ان عليه[عه۴]

[عه۱] اى قبل ان يتيمم للحدث لان الوجدان بعده يأتى بعده ۱۲ منه غفر له (م)

[عه۲] اى شيأ منهما ۱۲ منه غفر له (م)

[عه۳] اى دون الوضوء ۱۲ منه غفر له (م)

[عه۴] **اقول** اى له ولك ان تقول ان التخيير لا ينافى الوجوب كما فى كفارة اليمين ۱۲ منه غفر له (م)

صورت یہ کہ حدث کا تیمم کرنے کے بعد پانی ملے۔ الخ اس میں بھی سابق کی طرح پانچ صورتیں ذکر کیں"۔
شرح طحاوی وخزانۃ المفتین مسافر کو جنابت لاحق ہوئی تو اس نے غسل کیا پھر اسے معلوم ہوا کہ لمعہ رہ گیا تو وہ تیمم کرے اس لیے کہ لمعہ باقی رہ جانے کی وجہ سے وہ جنابت سے باہر نہ ہوا ـــــ اور اگر قبل تیمم اسے حدث ہوا تو لمعہ اور حدث دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کرے ـــ جیسے بار بار حدث ہو تو اس پر ایک وضو سے زیادہ واجب نہیں۔ اور اگر بعد تیمم اسے حدث ہوا پھر پانی ملا تو اس کی پانچ صورتیں ہیں:
(۱) جب دونوں کو پانی کافی ہو تو لمعہ دھوئے اور حدث کے لیے وضو کرے (۲) اور اگر دونوں کے لیے غیر کافی ہو تو جس حصہ تک کفایت کرے دھولے تاکہ جنابت کم ہو اور تیمم کرے (۳) اگر لمعہ کے لیے کافی ہو تو لمعہ دھوئے اور حدث کا تیمم کرے (۴) اگر وضو کے لیے کافی ہو لمعہ کے لیے نہیں تو وضو کرے اور لمعہ نہ دھوئے اور وہ اس جنب کی طرح ہے جو تیمم کرے

یعنی حدث کا تیمم کرنے سے پہلے ـــ اس لیے کہ اس کے بعد ملنے کا ذکر آگے آرہا ہے ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

یعنی دونوں میں سے کسی کے لیے کافی نہ ہو ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

یعنی وضو کے لیے کافی نہ ہو ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

اقول یعنی اسے اختیار ہے۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ تخییر منافی وجوب نہیں جیسے کفارۂ یمین میں۔ ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

ان یبدء بایهما شاء ولو وجد الماء[عـ۱] بعد ما تیمم للمعة قبل الحدث فهو علی وجهین ان کفاه یغسله وان لم یکفه یغسل قدر ما یکفیه و تیممه علی حاله ولو وجد[عـ۲] بعد ما احدث وتیمم للحدث فهو علی خمسة اوجه علی ما ذکرنا ان کفاهما صرف الیهما و ان لم یکفهما غسل اللمعة مقدار ما یکفیه وتیممه علی حاله وان کفی للمعة لا للوضوء یغسل اللمعة والتیمم علی حاله وان کفی للوضوء دون اللمعة یتوضؤ وان کفی لاحدهما علی الانفراد یغسل اللمعة وتیممه علی حاله وعلی

پھر اسے حدث ہو پھر پانی ملے جو وضو کے لیے کافی ہو تو اس سے وضو کرے گا (۵) اور اگر تنہا ہر ایک کے لیے کافی ہو، دونوں کے لیے نہیں، تو لمعہ دھوئے اس لیے کہ جنابت زیادہ سخت ہے پھر حدث کے لیے تیمم کرے — اور اگر پہلے تیمم کیا پھر لمعہ دھویا تو جائز نہیں۔ اور اس پر یہ ہے کہ دھونے کے بعد تیمم کرے — اور نوادر میں ہے کہ اس پر یہ ہے کہ دونوں میں جس سے چاہے ابتدا کرے۔ اور اگر لمعہ کے لیے تیمم کرنے کے بعد حدث سے پہلے پانی پایا تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر اسے کافی ہو دھوئے اور اگر کافی نہ ہو تو جہاں تک کفایت کرے دھولے اور اس کا تیمم برقرار ہے — اور اگر حدث ہونے اور حدث کا تیمم کرنے کے بعد پایا تو اس کی پانچ صورتیں ہیں اسی طرح جو ہم نے بیان کیں۔ اگر دونوں کو کفایت کرے تو دونوں میں صرف کرے — اور

عـ۱ ای تیمم لها ثم وجد الماء ولم یحدث بعد ۱۲ منه غفرله (م)

عـ۲ **اقول** ای اجنب فتیمم للمعة ثم احدث فتیمم له ثم وجد الماء لان الوجوه کلها مسوقة فیما اذا بقی لمعة فتیمم لها ولقوله وتیمم للحدث فعلم ان التیمم للمعة مفروغ عنه والا لقال تیمم لهما وقد اتضح ذلك بكلام الحلیة ۱۲ منه غفرله (م)

یعنی لمعہ کی وجہ سے تیمم کیا پھر اسے پانی ملا اور ابھی اسے حدث نہیں ہوا ہے ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

اقول یعنی اسے جنابت ہوئی تو لمعہ کا تیمم کیا پھر حدث ہوا تو حدث کا تیمم کیا پھر پانی ملا — اس لیے کہ تمام صورتیں اس میں جاری کی جارہی ہیں جب لمعہ رہ گیا ہو پھر اس کا تیمم کرلیا ہو — اور ان کے قول وتیمم للحدث (اور حدث کا تیمم کیا) سے بھی یہی معنی متعین ہوتا ہے تو معلوم ہُوا کہ لمعہ کے تیمم سے کلام الگ ہے اور اس سے بحث نہیں ورنہ یُوں کہتے تیمم لهما (دونوں کا تیمم کرلیا) اور حلیہ کی عبارت سے یہ معنی واضح ہوچکا ہے ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

قیاس قول محمد یتیمم[1] اھ **شرح وقایۃ** اغتسل الجنب ولم یصل الماء لمعۃ ظھرہ وفنی الماء واحدث حدثا یوجب الوضوء فتیمم لھما ثم وجد من الماء مایکفیھما بطل تیممہ فی حق کل واحد منھما وان لم یکف لاحدھما بقی فی حقھما وان کفی لاحدھما بعینہ غسلہ ویبقی التیمم فی حق الاٰخر وان کفی لکل منفرداً غسل اللمعۃ ھذا اذا تیمم للحدثین واحدا اما اذا تیمم للجنابۃ ثم احدث فتیمم للحدث ثم وجد الماء فکذا فی الوجوہ المذکورۃ وان تیمم للجنابۃ ثم احدث ولم یتیمم للحدث فوجد الماء[2] الخ وفیہ ذکر الخمسۃ نحوما مر۔

اگر دونوں کے لیے غیر کافی ہو تو جہاں تک کفایت کرے دھولے اور اس کا تیمم برقرار ہے ـــ اور اگر لمعہ کے لیے کافی ہو وضو کے لیے نہیں تو لمعہ دھوئے اور تیمم برقرار ہے ـــ اور اگر وضو کے لیے کافی ہو لمعہ کے لیے نہیں تو وضو کرے ـــ اور اگر تنہا کسی ایک کے لیے کافی ہو تو لمعہ دھوئے اور اس کا تیمم برقرار ہے ـــ اور امام محمد کے قول کے قیاس پر تیمم کرے" اھ۔ **شرح وقایہ** جنب نے غسل کیا اور پانی اس کی پیٹھ کے لمعہ تک نہ پہنچا اور پانی ختم ہوگیا اور اسے وضو واجب کرنے والا کوئی حدث ہُوا تو اس نے دونوں کا تیمم کیا پھر اسے اتنا پانی مل گیا جو دونوں کے لیے کافی ہو تو اس کا تیمم دونوں میں سے ہر ایک کے حق میں باطل ہوگیا ـــ اور اگر کسی کے لیے کافی نہ ہو تو دونوں کے حق میں باقی رہا ـــ اور اگر معین طور پر ایک کے لیے کافی ہو تو اسے دھوئے اور دوسرے کے حق میں تیمم باقی رہے گا ـــ اور اگر تنہا ہر ایک کے لیے کافی ہو تو لمعہ دھوئے ـــ یہ اس صورت میں ہے جب دونوں حدثوں کے لیے ایک ہی تیمم کیا ہو ـــ لیکن جب جنابت کا تیمم کرلیا پھر حدث ہوا تو حدث کا تیمم کیا پھر پانی ملا تو مذکورہ صورتوں میں حکم وہی ہے اور اگر جنابت کا تیمم کرلیا پھر حدث ہوا اور حدث کا تیمم نہ کیا پھر پانی ملا ـــ الخ ـــ اس میں بھی پانچ صورتیں اسی طرح ذکر کی ہیں جو گزریں۔

توضیحاتِ مصنّف [98]: فقیر غفرلہ المولی القدیر چاہتا ہے کہ بتوفیق الٰہی عزّوجل جملہ اٹھانوے صور مع احکام مبین کرے اُن کے لیے یہ تصویر رکھیں کہ اقسام سبعہ پیشانی پر ہوں اور ہر پیشانی کے تحت میں

---

[1] شرح الطحاوی للاسبیجابی وخزانۃ المفتین

[2] شرح الوقایۃ مایُنقض التیمم المکتبۃ الرشیدیہ دہلی ۱/۱۰۴

چاروں نوعیں ان رموز حروف میں لکھیں ،

ت تیمم جنابت

ح حدث

م تیمم حدث

و وجدانِ آب

ت ح و کا مطلب یہ ہوا کہ جنابت کا ابھی تیمم نہ کیا تھا کہ حدث ہُوا اور اب بھی تیمم نہ کیا تھا کہ پانی پایا اور ت ح و یہ کہ جنابت کے بعد تیمم کیا پھر حدث ہوا پھر پانی ملا و قس علیہ پھر ان میں ہر ایک کو اُتنے اصناف پر منقسم کریں جتنی اُس میں محتمل ہیں یہاں لمعہ و وضو و ہر دو و ہر یک و ہیچ سے پانی کی کفایت مقصود ہے کہ لمعہ کو کافی ہے یا وضو کو یا دونوں کو یا ہر ایک کو یا کسی کو نہیں اور جہاں پُورا حدث مستقل نہیں وہاں بجائے وضو قدر مستقل لکھا ہے یعنی اُتنا پانی ملا جو صرف اُن اعضا کو کافی ہے جن میں حدث مستقل ہے یعنی اعضائے وضو کا جتنا حصہ جنابت کے بعد دھولیا تھا پھر حدث ہوا یوں یہ تمام صورتیں مفصل ہوگئیں اب احکام کی باری آئی وہ بہت جگہ مشترک ہیں ایک ایک پانچ پانچ یا کم و بیش صورتوں کے لیے ہے لہذا تکرار سے بچنے کو اول اُن احکام کی فہرست نمبر شمار کے ساتھ لکھیں پھر جدول صورتیں ہر صورت کے نیچے لفظ حکم لکھ کر جو حکم ہو اس کا نمبر تحریر کردیں کہ اُس کے ذریعہ سے جس صورت کا حکم چاہیں فہرست میں دیکھ لیں و باللہ التوفیق ۔

فہرست احکام : مناسب ہو کہ ہر نوع کے حکم علیحدہ لکھیں کہ مراجعت میں اور بھی سہولت ہو

ح و (۱) لمعہ دھوئے اور حدث کے لیے تیمم کرے اُس کے دھونے سے پہلے خواہ بعد اور بعد ہونا بہتر ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا خلاف نہ رہے۔ صورت ۱۱ و ۲۷ و ۶۳ ۔

(۲) قدر مستقل کو دھوئے اور لمعہ کا تیمم کرے ص ۱۲ و ۲۸ و ۴۸ ۔

(۳) وضو کرے اور لمعہ کا تیمم ۔ ص ۴۶ و ۸۴ ۔

(۴) پورا وضو کرے طہارت ہوگئی ۔ ص ۱۳ ۔

(۵) وضو کرے اور باقی جگہ[عہ] دھوئے طاہر ہوگیا ۔ ص ۲۹ و ۶۵ ۔

(۶) پُورا نہائے ۔ ص ۴۹ و ۸۵ ۔

(۷) پہلے لمعہ دھوئے پھر حدث کا تیمم کرے اگر پہلے تیمم کرلے گا لمعہ دھونے کے بعد پھر کرنا ہوگا ۔ ص ۱۴ و ۳۰ و ۴۷ و ۶۶ و ۸۳ ۔

عہ باقی جگہ کے یہ معنے کہ اعضائے وضو کے علاوہ اور بدن میں جہاں جنابت تھی ۱۲ منہ غفرلہ (م)

(۸) دونوں کے لیے ایک تیمم کرے اور لمعہ کی تقلیل استحباباً نہ وجوباً یعنی ناکافی پانی جنابت کی جتنی جگہ کو دھو سکے بہتر یہ کہ دھولے کہ جنابت کم ہو جائے اور آئندہ تھوڑا پانی بھی کفایت کرے۔ ص ۱۵ و ۳۱ و ۵۰ و ۶۷ و ۸۶۔

ح ت و (۹) لمعہ کے حق میں تیمم ٹوٹ گیا حدث کے حق میں باقی ہے لمعہ دھوئے۔ ص ۱۶ و ۳۲ و ۶۸۔

(۱۰) حدث کے حق میں تیمم ٹوٹ گیا لمعہ کے حق میں باقی ہے قدر مستقل کو دھوئے۔ ص ۱۷ و ۳۳ و ۵۲۔

(۱۱) تیمم حدث کے لیے نہ رہا لمعہ کے لیے ہے وضو کرے۔ ص ۶۹ و ۸۸۔

(۱۲) تیمم دونوں کے حق میں ٹوٹ گیا پورا وضو کرے طہارت ہو گئی۔ ص ۱۸۔

(۱۳) تیمم دونوں کے حق میں ٹوٹ گیا وضو کرے اور باقی جگہ دھوئے طاہر ہو گیا۔ ص ۳۴ و ۷۰۔

(۱۴) تیمم دونوں کے حق میں ٹوٹ گیا پورا نہائے۔ ص ۵۳ و ۸۹۔

(۱۵) تیمم دونوں کے حق میں ٹوٹ گیا پہلے لمعہ دھوئے اس کے بعد حدث کا تیمم کرے۔ ص ۱۹ و ۳۵ و ۵۱ و ۷۱ و ۸۷۔

(۱۶) تیمم دونوں کے حق میں باقی ہے لمعہ کی تقلیل کرے۔ ص ۲۰ و ۳۶ و ۵۴ و ۷۲ و ۹۰۔

ت ح و (۱۷) تیمم گیا وضو کرے طہارت ہو گئی۔ ص ۱ و ۲۲۔

(۱۸) تیمم نہ رہا وضو کرے اور باقی جگہ دھوئے طاہر ہو گیا۔ ص ۵ و ۳۹ و ۷۵۔

(۱۹) تیمم ٹوٹ گیا لمعہ دھوئے اور حدث کا تیمم کرے۔ ص ۲۱ و ۳۷ و ۷۳۔

(۲۰) تیمم باقی ہے حدث کے لیے وضو کرے ص ۶ و ۳۸ و ۵۶ و ۷۴ و ۹۲۔

(۲۱) تیمم نہ رہا پورا نہائے ص ۵۷ و ۹۳۔

(۲۲) تیمم نہ رہا پہلے لمعہ دھوئے پھر حدث کا تیمم کرے ص ۴۰ و ۵۵ و ۷۶ و ۹۱۔

(۲۳) تیمم باقی ہے حدث کے لیے تیمم کرے اور لمعہ کی تقلیل۔ ص ۲ و ۲۳ و ۴۱ و ۵۸ و ۷۷ و ۹۴۔

ت ح م و (۲۴) دونوں تیمم ٹوٹ گئے وضو کرے طہارت ہو گئی۔ ص ۳ و ۲۵۔

(۲۵) دونوں تیمم گئے وضو کرے اور باقی[ع] جگہ دھوئے طاہر ہو گیا۔ ص ۸ و ۴۴ و ۸۰۔

(۲۶) لمعہ کا تیمم گیا حدث کا باقی ہے لمعہ دھوئے۔ ص ۲۴ و ۴۲ و ۷۸۔

ع باقی جگہ کے یہ معنے کہ اعضائے وضو کے سوا اور بدن میں جہاں جنابت تھی ۱۲ منہ غفرلہ (م)

(۲۷) حدث کا تیمم گیا لمعہ کا باقی ہے وضو کرے۔ ص ۹ و ۴۳ و ۶۰ و ۹۷ و ۹۶۔

(۲۸) دونوں تیمم گئے پُورا نہائے۔ ص ۶۱ و ۹۷۔

(۲۹) دونوں تیمم گئے پہلے لمعہ دھوئے اس کے بعد حدث کا تیمم کرے۔ ص ۴۵ و ۵۹ و ۸۱ و ۹۵۔

(۳۰) دونوں تیمم باقی ہیں لمعہ کی تقلیل کرے۔ ص ۴ و ۱۰ و ۲۲ و ۴۶ و ۶۲ و ۸۲ و ۹۸ واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم۔

(۱) جنب نہالیا صرف وضو باقی تھا پھر حدث ہُوا

شمار	صورت	قسم	حکم
۱	ت ح و	لمعہ	۱۷
۲	ت ح و	ہیچ	۲۳
۳	ت ح م و	لمعہ	۲۴
۴	ت ح م و	ہیچ	۳۰

(۲) وضو اور کچھ اور حصّہ بدن باقی تھا

شمار	صورت	قسم	حکم
۵	ت ح و	لمعہ	۱۸
۶	ت ح و	وضو	۲۰
۷	ت ح و	ہیچ	۲۳
۸	ت ح م و	لمعہ	۲۵
۹	ت ح م و	وضو	۲۴
۱۰	ت ح م و	ہیچ	۳۰
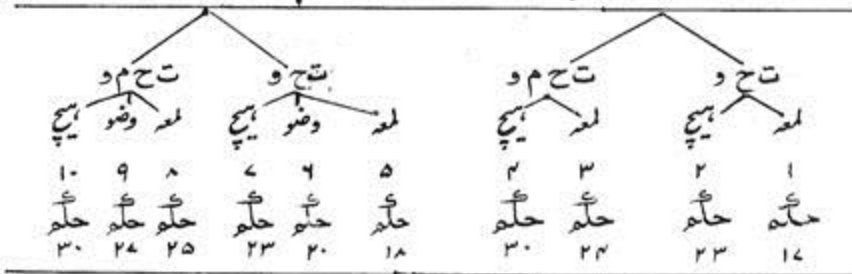
(۳) صرف اعضائے وضو کا کچھ حصہ باقی تھا

شمار	صورت	قسم	حکم
۱۱	ح و	لمعہ	۱
۱۲	ح و	قدر مستقل	۲
۱۳	ح و	ہر دو	۴
۱۴	ح و	ہر یک	۷
۱۵	ح و	ہیچ	۸
۱۶	ح ت و	لمعہ	۹
۱۷	ح ت و	قدر مستقل	۱۰
۱۸	ح ت و	ہر دو	۱۲
۱۹	ح ت و	ہر یک	۱۵
۲۰	ح ت و	ہیچ	۱۶
۲۱	ت ح و	لمعہ	۱۹
۲۲	ت ح و	وضو	۱۷
۲۳	ت ح و	ہیچ	۲۳
۲۴	ت ح م و	لمعہ	۲۶
۲۵	ت ح م و	وضو	۲۴
۲۶	ت ح م و	ہیچ	۳۰
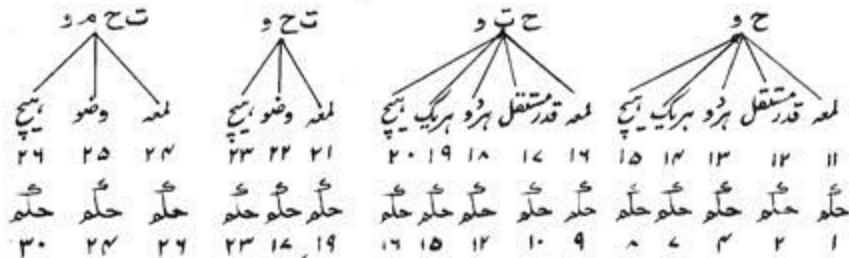
(۴) کچھ اعضائے وضو کا حصّہ باقی تھا کچھ اور

شمار	صورت	قسم	حکم
۲۷	ح و	لمعہ	۱
۲۸	ح و	قدر مستقل	۲
۲۹	ح و	ہر دو	۵
۳۰	ح و	ہر یک	۷
۳۱	ح و	ہیچ	۸
۳۲	ح ت و	لمعہ	۹
۳۳	ح ت و	قدر مستقل	۱۰
۳۴	ح ت و	ہر دو	۱۳
۳۵	ح ت و	ہر یک	۱۵
۳۶	ح ت و	ہیچ	۱۶
۳۷	ت ح و	لمعہ	۱۹
۳۸	ت ح و	وضو	۲۰
۳۹	ت ح و	ہر دو	۱۸
۴۰	ت ح و	ہر یک	۲۲
۴۱	ت ح و	ہیچ	۲۳
۴۲	ت ح م و	لمعہ	۲۶
۴۳	ت ح م و	وضو	۲۴
۴۴	ت ح م و	ہر دو	۲۵
۴۵	ت ح م و	ہر یک	۲۹
۴۶	ت ح م و	ہیچ	۳۰
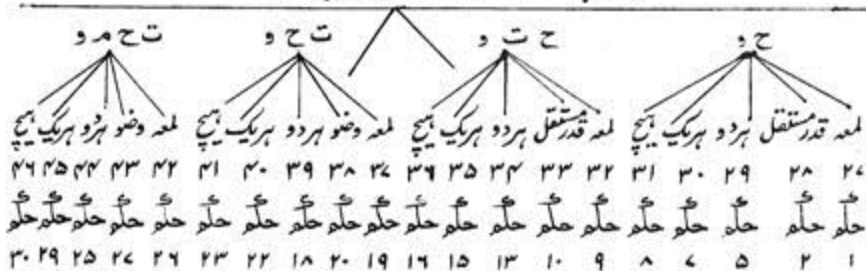
(۵) صرف اعضائے وضو کا کچھ حصّہ دھویا تھا

ح و				ح ت و				ت ح و				ت ح م و			
لمعہ	قدر مستقل	ہردو	ہیچ	لمعہ	قدر مستقل	ہردو	ہیچ	لمعہ	وضو	ہردو	ہیچ	لمعہ	وضو	ہردو	ہیچ
۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲
حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم
۷	۲	۶	۸	۱۵	۱۰	۱۴	۱۶	۲۲	۲۰	۲۱	۲۳	۲۹	۲۷	۲۸	۳۰

(۶) غیر اعضائے وضو سے کچھ باقی تھا

ح و					ح ت و					ت ح و					ت ح م و				
لمعہ	وضو	ہردو	ہریک	ہیچ	لمعہ	وضو	ہردو	ہریک	ہیچ	لمعہ	وضو	ہردو	ہریک	ہیچ	لمعہ	وضو	ہردو	ہریک	ہیچ
۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲
حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم	حلم
۱	۳	۵	۷	۸	۹	۱۱	۱۳	۱۵	۱۶	۱۹	۲۰	۱۸	۲۳	۲۳	۲۶	۲۷	۲۵	۲۹	۳۰

(۷) سوائے وضو سب باقی تھا

مصنّف کا ضابطہ کلیہ : ثمّ اقول علمائے کرام نفعنا اللہ تعالٰی ببرکاتہم فی الدارین نے یہ تقسیم وتفصیل بغرض تفہیم وتسہیل اختیار فرمائی جو بحمدہٖ تعالٰی اپنے منتہائے کمال کو پہنچی اب ہم بغرض ضبط وربط و قلت انتشار انھیں کے کلمات شریفہ کے استفادہ سے **ضابطہ کلیہ** لکھیں کہ جملہ اقسام واحکام کو حاوی ہو جنب کہ بعد جنابت ہنوز پُورا نہ نہایا مگر بعض یا کُل اعضائے وضو کی تطہیر پانی سے یا تیمم کرچکا اُس کے بعد حدث

ہوا کہ دو صورت اخیرہ میں بتمامہ مستقل ہے اور صورت اولیٰ میں صرف اتنا کہ حصّۂ مغسولۂ اعضائے وضو میں ہے اُس
صورت میں پانی کہ پایا اگر بقیۂ جنابت وحدث مستقل دونوں میں سے صرف ایک کو کافی ہے اس میں صرف کرے
اُس کے لیے اگر پہلے تیمم کر چکا تھا ٹوٹ گیا اور دوسرے کے لیے نہ کیا تھا تو اب کرے صرف آب سے پہلے خواہ بعد
اور بعد اولیٰ ہے اور کر چکا تھا تو باقی رہا اور دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کیا تھا تو اول کے حق میں ٹوٹ گیا ثانی کے حق
میں باقی رہا اور اگر پانی دونوں کو معاً کافی ہے تو دونوں کا وہ حکم ہے جو اول کا تھا بجا لائے طہارت ہوگئی اور اگر کسی
کو کافی نہیں تو دونوں کا وہ حکم ہے جو ثانی کا تھا اگر کسی کے لیے تیمم نہ کیا تھا اب دونوں کے لیے ایک تیمم کرے اور کر لیا تھا
تو باقی رہا بہر حال لمعہ کی تقلیل کرے کہ مستحب ہے اور اگر ہر ایک کو جدا جدا کافی ہے تو لمعہ میں صرف کرے تیمم ان میں جس
ایک کا یا دونوں کے لیے ایک یا جدا جدا جیسا بھی کر چکا تھا کسی کے حق میں باقی نہ رہا پانی نہ رہنے کے بعد حدث
کے لیے تیمم کرے پہلے کر لے گا تو بعد صرف پھر کرنا ہوگا یہی اصح ہے جس کی تفصیل و تحقیق اس تنبیہ آئندہ میں آتی ہے
وباللہ التوفیق (اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ۔ ت) اور اگر اس نے برخلاف حکم اُسے حدث میں صرف کر لیا
حدث تو زائل ہوگیا مگر جنابت کے لیے تیمم بالاجماع لازم ہوا اگرچہ پہلے کر بھی چکا ہو یہ ہے قول جامع و نافع
باذن الجامع النافع عزجلالہ وعم نوالہ والحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ وسلم و بارک علی سیدنا و مولٰنا محمد و اٰلہٖ وصحبہ اجمعین ابد الاٰبدین اٰمین۔

باذن جامع نافع، اس کی بزرگی غالب اور اس کی عطا و بخشش عام ہے۔ اور تمام تعریف اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ اور خدائے برتر درود و سلام اور برکت نازل فرمائے ہمارے آقا و مولیٰ محمد اور ان کی آل و اصحاب سب پر ہمیشہ ہمیشہ، الٰہی! قبول فرما۔ (ت)

تنبیہ: اس جدول کے ۸۰ نمبروں میں یعنی ۱۴۔ ۱۹۔ ۳۰۔ ۳۵۔ ۴۷۔ ۵۱۔ ۶۶۔ ۷۱۔ ۸۳۔
۸۷ دس یہ اور ۴۰۔ ۴۵۔ ۵۵۔ ۵۹۔ ۷۶۔ ۸۱۔ ۹۱۔ ۹۵ آٹھ یہ ان میں اختلاف روایات ہے
ان اٹھارہ میں پانی لمعہ وحدث مستقل ہر ایک کے لیے جدا جدا کافی ہے کہ اُن میں جس ایک کو چاہے دھولے
دونوں کے قابل نہیں ان میں اتنا حکم تو بالاتفاق ہے کہ اس سے لمعہ دھوئے حدث میں صرف نہ کرے کہ جنابت
سخت تر ہے۔ اس میں اختلاف ہوا کہ پہلی دس صورتوں میں جو حدث کے لیے تیمم کرے گا آیا یہ ضرور ہے کہ اول لمعہ
دھوئے جب پانی نہ رہے اُس وقت حدث کے لیے تیمم کرے یا پہلے پیچھے ہر طرح کر سکتا ہے دونوں روایتیں ہیں اور
پچھلی آٹھ میں کہ حدث کا تیمم پہلے کر چکا تھا اس پانی کے ملنے سے ٹوٹا یا نہیں دونوں قول ہیں پھر جن کے نزدیک نہ ٹوٹا
جب تو اس پر تیمم کا اعادہ ہی نہیں اور جن کے نزدیک ٹوٹ گیا وہ لازم کرتے ہیں کہ پہلے لمعہ دھو کر تیمم کا اعادہ کرے

ورنہ جس پانی کے پانے نے پہلا تیمم توڑ دیا اس کا موجود رہنا دوسرا تیمم باطل کرے گا۔ منشاء اختلاف تمام صورتوں میں ایک ہے کہ آیا یہ پانی جو ازالہ حدث مستقل کے بھی قابل ہے اگرچہ اس سے لمعہ ہی دھونے کا حکم ہے اس کے ملنے سے حدث کے لیے پانی پر قدرت ثابت ہوئی یا نہیں جنھوں نے خیال فرمایا کہ ہوئی حکم دیا کہ جب تک یہ پانی خرچ نہ ہولے حدث کا تیمم نہ کرے اور اگر پہلے کرچکا ہے ٹوٹ گیا کہ پانی پر قدرت تیمم گزشتہ کی ناقض اور آئندہ کی مانع ہے اور جنہوں نے لحاظ فرمایا کہ اگرچہ پانی اس کے بھی قابل پایا مگر وہ بحکم شرع دوسری حاجت کی طرف مصروف ہے لہذا اس سے ازالہ حدث پر قدرت نہ ہوئی انہوں نے حکم دیا کہ یہ پانی نہ اگلے تیمم حدث کو توڑے گا نہ اس کے ہوتے حدث کے لیے تیمم ممنوع ہوگا۔

اقول ایک اختلاف تو یہ اصل مسئلے میں تھا **ثانیا** ان روایتوں کی طرز نقل بھی مختلف آئی بعض عہ۱ میں یوں کہ ایک روایت یہ ہے ایک وہ جس سے اُن کی مساوات ظاہر اور یہ نہ کھلا کہ روایات ظاہرہ ہیں یا نادرہ۔ بعض عہ۲ میں یوں کہ دوم روایت نوادر ہے جس سے ظاہر کہ اول ظاہر الروایۃ ہے۔ بعض عہ۳ میں یوں کہ اول روایت زیادات ہے اور دوم روایت اصل۔ اصل و زیادات دونوں کتب ظاہر الروایۃ سے ہیں **اقول** اور یہی کہ دونوں روایتیں ظاہر الروایۃ ہیں کہ مثبت نافی پر مقدم ہے نافی کو اس وقت روایت اصل خیال میں نہ تھی اور نوادر یاد لہذا اسے روایت نادرہ فرمایا اور جب حسب تصریح ثقات وہ کتاب الاصل میں موجود تو ضرور ظاہر الروایۃ ہے بلکہ اول سے بھی اولٰی کہ اصل زیادات پر مرجح ہے **ثالثا** قائلین کرام کی طرف اس کی نسبت بھی مختلف طور پر آئی بعض عہ۴ نے بلفظ ضعف فرمایا کہ کہا گیا کہ اول قول محمد دوم قول ابو یوسف ہے بعض عہ۵ نے جزماً انھیں ان کا

عہ۱ سراج وہاج منحۃ الخالق شرح وقایہ ردالمحتار مع ان فی اصلہ الحلیۃ تسمیۃ الاصل و الزیادات (م)

(باوجود اس کے اس کی اصل حلیہ میں اصل اور زیادات کا نام ذکر کیا ہے۔ ت)

عہ۲ شرح طحاوی خزانۃ المفتین ۱۲ (م)

عہ۳ شرح وقایہ حلیہ بحر ۱۲ (م)

عہ۴ محیط رضوی سراج منحہ وغیرہ ۱۲ (م)

عہ۵ کافی حلیہ غنیہ ہندیہ ردالمحتار مع نقل الحلیۃ ایاہ عن المحیط وغیرہ بلفظۃ قیل ۱۲ (م)

(اس کے باوجود حلیہ نے اس کو محیط وغیرہ سے لفظ "قیل" سے نقل کیا ہے۔ ت)

قول بتایا بعض[1] نے اول کو فرمایا قیاس قول محمد ہے یعنی تصریحاً اُن سے مروی نہیں اُن کے قول کا قیاس چاہتا ہے کہ حکم یہ ہو **اقول** اور ہے یہی کہ اول قول محمد اور دوم قولِ ابو یوسف ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کہ نقل ثقات موجب اثبات ہے **رابعا** اختیار بھی مختلف رہا بعض[2] نے اُسی پر جزم فرمایا بعض[3] نے اِس پر بعض[4] نے دونوں ذکر کرکے چھوڑ دیے **خامسا** تصحیح میں بھی اختلاف پڑا بعض[5] نے اسے اصح کہا بعض[6] نے اسے ظاہراً اوجہ **سادسا** اُس منشاءِ اختلاف کی تقریر بھی مختلف آئی بعض[7] نے یوں فرمایا کہ اگرچہ یہ پانی لمعہ میں صرف کرنا بالاتفاق واجب ہے مگر امام محمد کے نزدیک یہ وجوب اُس سے ازالہ حدث پر قدرت کا مانع نہیں کہ کرے تو بالاجماع صحیح تو ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک مانع ہے کہ جب شرع اس سے ازالہ حدث کی اُسے اجازت نہیں دیتی تو قدرتِ شرعیہ کب ہوئی اور بعض[8] نے یوں تقریر کی کہ نہیں بلکہ وجوب ہی میں اختلاف ہے امام محمد کے نزدیک اسے لمعہ کی طرف صرف کرنا واجب نہیں صرف اولٰی ہے لہذا ازالہ حدث پر قدرت ثابت اور امام ابو یوسف کے نزدیک واجب ہے اور واجب کی مخالفت شرعاً ممنوع و محظور لہذا حدث میں صرف غیر مقدور۔ اب ہم عباراتِ کرام ذکر کریں جن سے ان بیانات کا انکشاف ہو۔

فی السراج الوھاج ثم منحۃ الخالق اذا احدث بعد التیمم ووجد ماء یکفی لکل واحد منھما علی الانفراد غسل بہ اللمعۃ لان الجنابۃ اغلظ ثم یتیمم للحدث ولو بدأ بالتیمم ثم غسلھا

سراج وہاج پھر **منحۃ الخالق** میں ہے: جب تیمم کے بعد حدث ہو پھر اتنا پانی پائے جو تنہا ہر ایک کے لیے کافی ہو تو اُس سے لمعہ دھوئے اس لیے کہ جنابت زیادہ سخت ہے پھر حدث کا تیمم کرے۔ اور اگر پہلے تیمم کیا پھر لمعہ دھویا تو ایک روایت میں ہے کہ جائز نہیں اور وہ تیمم کا اعادہ کرے گا ایک

---

[1] شرح طحاوی خزانۃ المفتین ۱۲ (م)

[2] حلیہ نیز بدائع و محیط رضوی بہ دلالۃ النص کما ستعرف (م) (اسی پر دلالۃ النص ہے جیسا کہ عنقریب جان لوگے ت)

[3] درمختار و محشیان ۱۲ (م)

[4] سراج وہاج منحہ ۱۲ (م)

[5] ہندیہ و نقل عن شرح الزیادات للعتابی ۱۲ (م) (اور عتابی کی شرح زیادات سے نقل کیا گیا ہے۔ ت)

[6] حلیہ رد المحتار و اومی الیہ فی شرح الوقایۃ واعتمدہ البحر تبعا للحلبی ۱۲ (م) (شرح وقایہ میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے اور بحر نے حلبی کی اتباع میں اسی پر اعتماد کیا ہے ۱۲۔ ت)

[7] کافی ۱۲

[8] غنیہ ۱۲

فی روایة لایجوز ویعید التیمم وفی روایة له ان یبدأ بایهما شاء قیل الاولی قول محمد والثانیة قول ابی یوسف[1] اھ وتقدم عن **شرح الطحاوی** و **خزانة المفتین** فیما اذا لم یکن تیمم قبل وجدان الماء لو بدأ بالتیمم ثم غسل اللمعة لایجوز وفی النوادر یبدأ بایهما شاء ثم قال فیما اذا سبق تیممه یغسل اللمعة وتیممه علی حاله وعلی قیاس قول محمد یتیمم[2] اھ۔

اقول ولا فرق بین الصورتین لاتحاد المبنی کما علمت فقد مشی اولا علی قول محمد وجعل الثانی روایة النوادر ومشی ثانیا علی قول ابی یوسف وجعل الاول قیاس قول محمد وفی **المنیة** وعلیه ان یبتدئ بغسل اللمعة ثم یتیمم[3] اھ فقد مشی علی قول محمد وفی **الدرالمختار** (ناقضه قدرة ماء کاف لطهره فضل عن حاجته) کعطش وعجن وغسل نجس و

روایت میں کہ اسے اختیار ہے، دونوں میں سے جس کو چاہے پہلے کرے، کہا گیا کہ روایت اولٰی امام محمد کا قول ہے اور روایت ثانیہ امام ابو یوسف کا قول ہے" اھ شرح طحاوی اور خزانۃ المفتین سے گزرا اس صورت میں جبکہ پانی ملنے سے پہلے تیمم نہ کیا ہو اگر پہلے تیمم کیا پھر لمعہ دھویا تو جائز نہیں۔ اور نوادر میں ہے کہ دونوں میں سے جسے چاہے پہلے کرے — پھر اس صورت میں جب اس کا تیمم پہلے ہو چکا ہو لکھا کہ "لمعہ دھوئے اور اس کا تیمم برقرار ہے۔ اور بر قیاسِ قولِ محمد تیمم کرے" اھ (ت)

اقول دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں کیونکہ مبنٰی میں اتحاد ہے جیسا کہ معلوم ہوا۔ تو پہلے امام محمد کے قول پر چلے اور ثانی کو روایت نوادر قرار دیا۔ اور ثانیاً امام ابو یوسف کے قول پر چلے اور اوّل کو امام محمد کے قول کا قیاس قرار دیا۔ اور **منیہ** میں ہے: اس پر یہ ہے کہ پہلے لمعہ دھوئے پھر تیمم کرے"۔ اور اس میں امام محمد کے قول پر چلے ہیں۔ **درمختار** میں ہے: "(ناقض تیمم اتنے پانی پر قدرت ہے جو اس کی طہارت کے لیے کافی اس کی حاجت سے زائد ہو) حاجت جیسے پیاس، آٹا گوندھنا، نجس اور

---

[1] منحۃ الخالق مع البحر باب التیمم مطبع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۱۳۹

[2] شرح الطحاوی للاسبیجابی و خزانۃ المفتین

[3] منیۃ المصلی باب التیمم مطبوعہ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۶۰

لمعة جنابة لان المشغول بالحاجة کالمعدوم[1] اھ فقد مشی علی قول ابی یوسف واقرہ **محشوہ وفی الحلیة** ھل علیہ ان یبتدئ بغسل اللمعة حتی لو تیمم للحدث ثم غسل اللمعة اعاد التیمم للحدث ففی روایة الزیادات نعم وعلیھا اقتصر المصنف ووجھھا انہ یصیر عادما للماء فیجزئہ التیمم وفی روایة الاصل لا بل بایھما بدأ جاز لان الماء صار مستحق الصرف الی اللمعة فصار معدوما حکما کالماء المستحق للعطش قال رضی الدین فی المحیط وکذا غیرہ قیل ما فی الزیادات قول محمد وما فی الاصل قول ابی یوسف اھ وفیھا یظھر ان قول ابی یوسف

عہ قال العلامة ش ای لو اغتسل وبقیت لمعة فتیمم ثم احدث فتیمم ثم وجد ماء یکفیھا فقط فانہ یغسلھا بہ ولا یبطل تیممہ للحدث[2] اھ **اقول** سبحن اللہ اذا لم یکف للوضوء کان عدم انتقاض تیممہ لعدم الکفایة لا للشغل بالحاجة والشارح بصدد بیان المشغول فالوجہ ان مرادہ کما صرحت بہ الاحکام ما اذا کفی لکل علی البدلیة ۱۲ منہ غفرلہ (م)

لمعۂ جنابت دھونا — اس لیے کہ جو حاجت میں مشغول ہے وہ معدوم کی طرح ہے" اھ — اس میں امام ابو یوسف کے قول پر چلے اور درمختار کے محشی حضرات نے اسے برقرار رکھا **حلیہ** میں ہے: کیا اس پر یہ لازم ہے کہ پہلے لمعہ دھوئے یہاں تک کہ اگر حدث کا تیمم کرلیا پھر لمعہ دھویا تو اسے تیمم حدث کا اعادہ کرنا ہے؟ — روایتِ زیادات میں اس کا جواب اثبات میں ہے اور اسی پر مصنف نے اکتفا کی — اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فقدانِ آب والا ہوجاتا ہے تو اس کا تیمم کفایت کرجاتا ہے۔ اور روایت اصل میں اس کا جواب نفی میں ہے بلکہ وہ دونوں میں سے جو بھی پہلے کرلے جائز ہے اس لیے کہ پانی لمعہ میں صرف کا مستحق ہوگیا تو وہ حکماً معدوم ہوگیا جیسے وہ پانی جو پیاس کا مستحق ہوگیا ہو۔ رضی الدین نے محیط میں اور ایسے ہی ان کے علاوہ نے بھی فرمایا ہے: کہا گیا ہے

علامہ شامی نے فرمایا: "یعنی اگر غسل کیا اور کوئی لمعہ رہ گیا پھر تیمم کیا پھر اسے حدث ہُوا تو تیمم کیا پھر اتنا پانی ملا جو صرف لمعہ کے لیے کافی ہے تو اسے اس پانی سے دھوئے گا اور اس کا تیمم حدث باطل نہ ہوگا" اھ — **اقول** سبحان اللہ جب وضو کے لیے کافی نہ ہوا تو اس کے تیمم کا نہ ٹوٹنا عدمِ کفایت کی وجہ سے ہوا حاجت میں مشغول کی وجہ سے نہیں — اور شارح اس پانی کو بتانا چاہتے ہیں جو حاجت میں مشغول ہو۔ تو وجہ صحیح یہ ہے کہ ان کی مراد حسبِ تصریح احکام وہ صورت ہے جب پانی بطور بدلیت ہر ایک کے لیے کافی ہو ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

---

[1] درمختار باب التیمم مطبع مجتبائی دہلی ۱/۴۵
[2] ردالمحتار " مصطفی البابی مصر ۱/۱۸۲

اوجه[1] اهـ وعبر عنه في ردالمحتار
بقوله لا ينتقض تيمم الحدث عند ابي يوسف و
عند محمد ينتقض ويظهر ان الاول اوجه اهـ
ثم قال فيما لم يتيمم قبل الوجدان في رواية
يلزمه غسلها قبل التيمم للحدث وفي
رواية يخير اهـ ملخصا من الحلية اهـ[2] وفي
شرح الوقاية واذا غسل اللمعة هل
يعيد التيمم روايتان وان تيمم اولا ثم
غسل اللمعة ففي اعادة التيمم روايتان
ايضا وان صرف الى الحدث انتقض تيممه
في حق اللمعة باتفاق الروايتين اهـ ثم
قال فيما اذا لم يتيمم للحدث قبل ان
كفى كل واحد منفردا يصرفه الى
اللمعة و تيمم للحدث فان توضأ به جاز و
يعيد التيمم ولو بدأ بالتيمم للحدث هل
يعيد التيمم ففي رواية الزيادات يعيد وفي
رواية الاصل لا ثم انما تثبت القدرة
اذا لم يكن مصروفا الى جهة اهم حتى اذا
كان على بدنه او ثوبه نجاسة يصرفه
الى النجاسة اهـ[3] وهو كما ترى يشير الى
ترجيح رواية الاصل وفي **الهندية**
صرفه الى اللمعة واعاد تيممه للحدث

کہ جو زیادات میں ہے وہ امام محمد کا قول ہے اور جو
اصل میں ہے وہ امام ابو یوسف کا قول ہے۔ اھ۔
حلیہ میں یہ بھی ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ امام ابو یوسف کا
قول زیادہ مناسب ہے اھ۔ **ردالمحتار** میں اس
کی تعبیر ان الفاظ میں کی ہے: "تیمم حدث امام ابو یوسف
کے نزدیک نہ ٹوٹے گا اور امام محمد کے نزدیک ٹوٹ جائیگا اور
ظاہر یہ ہے کہ اول اوجہ ہے اھ پھر اس صورت کے متعلق جبکہ پانی ملنے سے
پہلے تیمم نہ کیا ہو لکھا ہے: "ایک روایت میں اس پر
تیمم حدث سے پہلے لمعہ دھونا لازم ہے اور ایک
روایت میں اسے اختیار ہے" اھ۔ ملخصاً من الحلیہ
اھ۔ **شرح وقایہ** میں ہے "جب لمعہ دھو لیا تو
کیا تیمم کا اعادہ کرے گا؟ ——— دو روایتیں ہیں ———
اور اگر پہلے تیمم کر لیا پھر لمعہ دھویا تو بھی اعادۂ تیمم میں
دو روایتیں ہیں۔ اور اگر حدث میں صرف کریں تو حق
لمعہ میں اس کا تیمم باتفاق روایتین ٹوٹ گیا" اھ
پھر اس صورت سے متعلق جبکہ حدث کا تیمم پہلے نہ کیا ہو
لکھا ہے: "اگر تنہا ہر ایک کے لیے کافی ہو تو اسے لمعہ
میں صرف کرے گا اور حدث کا تیمم کرے گا پھر اگر اس سے
وضو کر لیا تو جائز ہے اور تیمم کا اعادہ کرنا ہے ——— اور
اگر حدث کا تیمم پہلے کیا تو کیا تیمم لوٹائے گا؟ ———
روایت زیادات میں ہے کہ لوٹائے گا ——— اور
روایت اصل میں ہے کہ: نہیں لوٹائے گا ——— پھر

[1] حلیہ
[2] ردالمحتار باب التیمم مطبع مصطفی البابی مصر ۱/۱۸۷
[3] شرح الوقایۃ " مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ دہلی ۱/۱۰۴، ۱۰۵

عند محمد وعند ابی یوسف لا ولو صرفه الی الوضوء جاز وتیمم لجنابته اتفاقا فان لم یکن تیمم للحدث قبل وجود ھذا الماء فتیمم قبل غسل اللمعة لم یجز عند محمد وعند ابی یوسف یجوز والاول اصح ھکذا فی الکافی اھ[1]۔

قدرت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب زیادہ اہم جانب میں مصروف نہ ہو۔ یہاں تک کہ اگر اس کے بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست ہو تو اسے نجاست کی جانب صرف کرے گا" اھ — یہ کلام روایت اصل کی ترجیح کی جانب اشارہ کررہا ہے جیسا کہ سامنے ہے۔ ہندیہ میں ہے، اسے لمعہ میں صرف کرے اور تیمم حدث کا اعادہ کرے امام محمد کے نزدیک — اور امام ابو یوسف کے نزدیک اعادہ نہیں — اور اگر اسے وضو میں صرف کرلیا جائے تو جائز ہے اور اسے جنابت کا تیمم کرنا ہے بالاتفاق اگر یہ پانی ملنے سے پہلے حدث کا تیمم نہیں کیا تھا اب لمعہ دھونے سے پہلے تیمم کیا تو امام محمد کے نزدیک جائز نہیں — اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے — اور اول اصح ہے — اسی طرح کافی میں ہے" اھ۔ (ت)

اقول قوله والاول اصح لیس فی نسختی الکافی والعبارة غیر منقولة کما ھی فی الکافی کما یظھر بالمقابلة وقد نبه علیه بقوله ھکذا فی الکافی کما ذکر فی خطبة الکتاب اصطلاحه فی کذا وھکذا نعم ذکر بعض العصریین (وھو اللکنوی ۱۲) ان فی شرح الزیادات للعتابی انه الاصح ولم یذکرا لواسطة فی النقل فان صح ھذا فلعله زید فی الھندیة من ثمه او من غیره او لعله ساقط من نسختی الکافی وعلی کل فالھندیة ثقة فی النقل واللہ تعالٰی اعلم۔ و **فی الکافی** ان کفی واحدا غیر عین صرفه الی اللمعة لانه اھم واعاد تیممه للحدث

اقول والاول اصح (اور اول اصح ہے) کافی کے میرے نسخہ میں نہیں — اور عبارت جیسے کافی میں ہے ویسے منقول نہیں جیسا کہ مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے — اس پر اپنے الفاظ "ھکذا فی الکافی" سے تنبیہ بھی کردی ہے جیسا کہ خطبۂ کتاب میں لفظ کذا اور ھکذا سے متعلق اپنی اصطلاح بتائی ہے ہاں بعض معاصرین (فاضل لکھنوی ۱۲) نے ذکر کیا ہے کہ عتابی کی شرح زیادات میں ہے کہ "وہی اصح ہے" واسطۂ نقل نہ بتایا۔ اگر یہ صحیح ہے تو شاید ہندیہ میں وہیں سے یا اور کسی کتاب سے یہ اضافہ کردیا گیا ہے یا ہوسکتا ہے یہ لفظ میرے نسخۂ کافی میں چھوٹ گیا ہو۔ بہرحال ہندیہ نقل میں ثقہ ہے، اور خدائے برتر ہی خوب جاننے والا ہے —

---

[1] فتاوی ہندیہ فصل فیما ینقض التیمم نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۲۹

عند محمد لقدرته علی الماء ووجوب صرفه الی الجنابة لاینافی قدرته علی صرفه الی الحدث ولهذا لوصرفه الی الوضوء جاز وتیمم لجنابته اتفاقا و عند ابی یوسف لا یعید لانه مستحق الصرف الی اللمعة والمستحق بجهة کالمعدوم فان لم یکن تیمم للحدث[1] الخ وقد سبق۔

کافی میں ہے: "اگر غیر معین طور پر ایک کے لیے کافی ہو تو اسے لمعہ میں صرف کرے کیونکہ وہ اہم ہے اور امام محمد کے نزدیک تیمم حدث کا اعادہ ہے کیونکہ وہ پانی پر قادر ہو گیا تھا ——— اور جنابت میں اسے صرف کرنے کا وجوب حدث میں صرف کرنے پر قدرت کے منافی نہیں۔ اسی لیے اگر اسے وضو میں صرف کر لیا تو جائز ہے اور اسے جنابت کا تیمم کرنا ہے بالاتفاق۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک (تیمم حدث کا) اعادہ نہیں اس لیے کہ وہ پانی لمعہ میں صرف کیے جانے کا مستحق ہو چکا تھا اور جو کسی جانب کا مستحق ہو معدوم کی طرح ہے۔ تو اگر اس نے حدث کا تیمم نہ کیا تھا الخ ——— یہ کلام گزر چکا۔ (ت)

اقول اخر دلیل ابی یوسف فافاد ترجیحه وصرح فی تعلیل محمد بوجوب صرفه الی اللمعة وانه لاینافی قدرته علی الوضوء وفی **الغنیة** (علیه ان یبدأ بغسل اللمعة) لیصیر عادما الماء فی حق الحدث ولا یجوز تیممه للحدث قبله عند محمد لان صرف ذلك الماء الی اللمعة دون الحدث لیس بواجب عنده بل علی سبیل الاولویة فوجوده یمنع التیمم للحدث وعند ابی یوسف صرفه الی اللمعة واجب فهو کالمعدوم بالنسبة الی الحدث فیجوز التیمم له قبل غسل اللمعة ولو کان تیمم بعد ما احدث

اقول امام ابو یوسف کی دلیل مؤخر کرکے اس کی ترجیح کا افادہ کیا اور امام محمد کی تعلیل میں اس بات کی تصریح فرمائی کہ لمعہ میں اسے صرف کرنا واجب ہے اور یہ وضو پر قدرت کے منافی نہیں۔ **غنیہ** میں ہے (اس پر یہ ہے کہ پہلے لمعہ دھوئے) تاکہ حق حدث میں پانی نہ رکھنے والا ہو جائے۔ امام محمد کے نزدیک اس سے پہلے اس کا تیمم حدث جائز نہیں، کیونکہ ان کے نزدیک اس پانی کو حدث چھوڑ کر لمعہ میں صرف کرنا واجب نہیں بلکہ بطور اولٰی کے ہے، تو اس کا وجود تیمم حدث سے مانع ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک اسے لمعہ میں صرف کرنا واجب ہے تو وہ حدث کی بہ نسبت کالمعدوم ہے اس لیے لمعہ دھونے سے پہلے حدث کا تیمم جائز ہے ——— اور اگر حدث ہونے کے

---

[1] کافی

لاجل الحدث ثم وجد ما یکفی لاحدھما[ع]
ینتقض تیممہ عند محمد لا عند ابی یوسف
بناء علی ما تقدم[1] اھ ثم ھھنا مسألۃ
اخری من ھذا القبیل مشی فیھا الامام
ملک العلماء والامام رضی الدین السرخسی
علی وجوب تاخیر التیمم فظاھر قیاسہ
المشی علی قول محمد ھنا ففی **البدائع**
بعد ذکر القدرۃ علی الماء الکافی وعلی
ھذا الاصل مسائل فی الزیادات مسافر
محدث علی ثوبہ نجاسۃ اکثر من قدر
الدرھم ومعہ ما یکفی لاحدھما غسل
بہ الثوب وتیمم للحدث عند عامۃ
العلماء لان الصرف الی النجاسۃ یجعلہ
مصلیا بطھارتین حقیقیۃ وحکمیۃ فکان
اولی من الصلاۃ بطھارۃ واحدۃ ویجب
ان یغسل ثوبہ من النجاسۃ ثم یتیمم ولو
بدأ بالتیمم لایجزیہ لانہ قدر علی ماء
لو توضأ بہ تجوز صلاتہ[2] اھ وفی

بعد حدث کے لیے تیمم کر لیا تھا پھر اسے اتنا پانی ملا
جو کسی ایک کے لیے کافی ہو تو اس کا تیمم امام محمد کے
نزدیک ٹوٹ جائیگا، امام ابو یوسف کے نزدیک
نہ ٹوٹے گا ــــ اسی بنیاد پر جو پہلے بیان ہوئی اھ۔
پھر یہاں اسی قبیل کا ایک اور مسئلہ ہے جس میں
امام ملک العلماء اور امام رضی الدین سرخسی کی روش
اس پر ہے کہ تیمم مؤخر کرنا واجب ہے تو اس کا ظاہر
قیاس یہ ہے کہ یہاں امام محمد کے قول پر چلے ہیں۔
بدائع میں آب کافی پر قدرت کا ذکر کرنے کے بعد
ہے: "اس اصل کے تحت زیادات میں چند مسائل
ہیں ــــ کوئی حدث والا مسافر ہے جس کے کپڑے
پر قدر درہم سے زیادہ نجاست ہے اور اس کے
پاس اتنا پانی ہے جو دونوں میں سے کسی ایک کے لیے
کافی ہے تو اس سے کپڑا دھوئے اور حدث کے لیے
تیمم کرے۔ عامہ علما کے نزدیک اس لیے کہ نجاست
میں صرف کرنا اسے حقیقی و حکمی دو طہارتوں سے
نماز ادا کرنے والا بنا دے گا تو یہ ایک طہارت
سے نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور واجب ہے کہ

ع **اقول** کانہ زادہ ایضاحا والا فلا حاجۃ الیہ لانہ لو احدث ثم تیمم لھا لکان لہ ایضا ولا یختلف الحکم ۱۲ منہ غفرلہ (م)

اقول معلوم ہوتا ہے کہ اسے انھوں نے بطور توضیح بڑھا دیا ہے ورنہ اس کی ضرورت نہیں اس لیے کہ اگر اسے حدث ہوا پھر اس نے جنابت کا تیمم کیا تو وہ حدث کے لیے بھی ہو جائے گا اور حکم مختلف نہ ہوگا ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

[1] غنیۃ المستملی باب التیمم مطبع سہیل اکیڈمی لاہور ص ۸۶
[2] بدائع الصنائع فصل فی بیان ما ینقض التیمم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۵۷

المحیط الرضوی ثم الهندیة لو تیمم اولا ثم غسل النجاسة یعید التیمم لانه تیمم وهو قادر علی ما یتوضؤ به[1] اھ ورأیتنی کتبت علیه سابقا مانصه۔

کپڑے سے نجاست دھوئے پھر تیمم کرے اور اگر پہلے تیمم کر لیا تو یہ کفایت نہیں کرسکتا اس لیے کہ وہ اتنے پانی پر قادر ہے کہ اگر اس سے وضو کرے تو اس کی نماز ہوجائے اھ اور **محیط رضوی** پھر **ہندیہ** میں ہے: "اگر پہلے تیمم کیا پھر نجاست دھوئی تو تیمم کا اعادہ کرے اس لیے کہ اس نے اس حالت میں تیمم کیا جب کہ وہ اتنے پانی پر قادر تھا جس سے وضو کرے"۔ اھ اس پر میں نے زمانۂ سابق میں اپنی لکھی ہوئی یہ عبارت دیکھی:

اقول هذا علی قول محمد اما علی قول ابی یوسف فلا لکونه مشغولا بحاجة فکان کالمعد لعطش وبه جزم فی الدر المختار اھ ثم رأیت بعده بزمان نظر فیه المحقق الحلبی فی الحلیة کما نظر الفقیر ولله الحمد فقال بعد نقل ما فی البدائع[2] والمحیط قال العبد الضعیف عفی الله تعالٰی له فیه نظر بل الظاهر الحکم بجواز التیمم تقدم علی غسل الثوب او تأخر لانه مستحق الصرف الی الثوب علی ما قالوا والمستحق الصرف الی جهة منعدم حکما بالنسبة الی غیرها کما فی مسألة اللمعة مع الحدث قبل التیمم له اذا کان الماء کافیا لاحدهما فبدأ بالتیمم للحدث قبل غسلها کما هو روایة الاصل وکما فی مسألة خوف

اقول یہ حکم امام محمد کے قول پر ہے لیکن امام ابو یوسف کے قول پر اعادہ نہیں اس لیے کہ وہ پانی حاجت میں مشغول تھا تو اس پانی کی طرح ہوا جو پیاس کے لیے رکھا ہوا ہو۔ اسی پر درمختار میں جزم کیا ہے" اھ۔ پھر اس کے کچھ عرصہ کے بعد میں نے دیکھا کہ اس پر محقق حلبی نے حلیہ میں بھی ویسے ہی کلام کیا ہے جیسے فقیر نے کلام کیا ——— اور خدا ہی کے لیے حمد ہے ——— انہوں نے بدائع اور محیط کی عبارتیں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: بندۂ ضعیف کہتا ہے ——— خدائے برتر اس کی مغفرت فرمائے ——— یہ محل نظر ہے ——— بلکہ ظاہر جواز تیمم کا حکم ہے۔ کپڑا دھونے سے پہلے تیمم ہو یا اس کے بعد ہو۔ اس لیے کہ حسب ارشاد علماء وہ پانی کپڑے میں صرف کیے جانے کا مستحق ہے اور جو کسی ایک جانب صرف کیے جانے کا مستحق ہوچکا ہو وہ دوسری جانب کی بہ نسبت حکماً معدوم ہے جیسے حدث کے ساتھ لمعہ کے مسئلہ میں اس سے پہلے کہ

---

[1] فتاوٰی ہندیہ فصل بیان ما ینقض التیمم نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۲۹

[2] بدائع الصنائع کتاب الاحسان ایم ایم سعید کمپنی، کراچی ۵/۱۰۰

العطش و نحوہ نعم تیمشی ذلك علی رواية الزيادات[1] اھ وتبعه فی **البحر الرائق** علی الفاظه وزاد بعدہ ولھذا قالا فی شرح الوقاية وانما تثبت القدرة اذا لم یکن مصروفا الی جھة اھم[2] اھ **لکن** زعم فی السراج ان وجوب تاخیر التیمم فی مسألة النجاسة مجمع علیه بخلاف مسألة اللمعة فاذن لایکون جزم البدائع والمحیط فیھا بوجوب التاخیر دلیل المشی علی قول محمد فی اللمعة۔

حدث کا تیمم کیا ہو۔ جب پانی دونوں میں سے کسی ایک کے لیے کافی ہو تو لمعہ دھونے سے پہلے تیمم حدث سے ابتدا کی ہو۔ جیسا کہ اصل کی روایت ہے ــــ اور جیسا کہ خوفِ تشنگی وغیرہ کے مسئلہ میں ہے ــــ ہاں وہ حکم روایتِ زیادات پر چل سکتا ہے اھ ــــ اور **البحر الرائق** میں ان ہی کے الفاظ کے ساتھ ان کا اتباع کیا ہے۔ اور اس کے بعد مزید یہ لکھا ہے: "اسی لیے شرح وقایہ میں فرمایا: اور قدرت اسی وقت ثابت ہوتی ہے جب اس سے زیادہ اہم جانب میں مصروف نہ ہو" اھ **لیکن** سراج میں یہ خیال کیا ہے کہ مسئلہ نجاست میں تیمم مؤخر کرنے کا وجوب متفق علیہ اور اجماعی ہے بخلاف مسئلہ لمعہ کے ــــ اس کے پیشِ نظر مسئلہ نجاست میں وجوب تاخیر پر بدائع و محیط کا جزم مسئلہ لمعہ میں امام محمد کے قول پر مشی کی دلیل نہ ہوگا۔ (ت)

اقول لکن[ف۱] قد اسمعناك نص الامام صدر الشریعة آنفا انما تثبت القدرة اذا لم یکن مصروفا الی نجاسة[3] ونص الدر المختار المشغول بحاجة غسل نجس کالمعدوم[4] فاین الاجماع وقد جزما به کأنه لاخلاف فیه فضلا عن الاجماع علی خلافه ثم اذ قد ذکر الاجماع ھھنا

اقول لیکن امام صدر الشریعہ کی عبارت ہم ابھی پیش کر چکے کہ "قدرت اسی وقت ثابت ہوتی ہے جب نجاست کی جانب مصروف نہ ہو" ــــ اور دُرمختار کی یہ عبارت کہ "جو کسی نجس کو دھونے کی ضرورت میں مشغول ہے معدوم کی طرح ہے" ــــ تو اجماع کہاں؟ جب کہ ان دونوں نے اس پر یوں جزم کیا ہے جیسے اس میں کوئی خلاف ہی نہیں اس کے خلاف پر

---

[1] البحر الرائق باب التیمم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۱۳۹
[2] ایضاً
[3] شرح الوقاية باب التیمم المکتبة الرشیدیہ دہلی ۱/۱۰۵
[4] الدر المختار " مجتبائی دہلی ۱/۴۵

وقد نقل الخلاف فی مسألة اللمعة ابدی بینهما فارقا به تثبت العلامة الشامی فی دفع نظر الحلیة والبحر فقال فی منحة الخالق ذکر فی السراج لو بدأ بالتیمم ثم غسل النجاسة اعاد التیمم اجماعا بخلاف المسألة الاولی ای مسألة اللمعة علی قول ابی یوسف لانه تیمم هنا وهو قادر علی ماء لو توضأ به جاز وهناك ای فی مسألة اللمعة لو توضأ بذلك الماء لم یجز لانه عاد جنبا برؤیة الماء اھ و به یندفع النظر فتدبر[1] اھ واورده ایضا فی رد المحتار فقال وھو فرق حسن دقیق فتدبره[2] اھ۔

اجماع تو درکنار ـــــ پھر جب سراج میں یہاں اجماع ذکر کیا اور اس سے پہلے مسئلۂ لمعہ میں اختلاف نقل کیا تو ان دونوں کے درمیان ایک وجہ فرق بھی ظاہر کی جس سے علامہ شامی نے حلیہ و بحر کا کلام دفع کرنے میں تمسک کیا۔ منحۃ الخالق میں لکھتے ہیں: "سراج میں ذکر کیا ہے کہ اگر پہلے تیمم کرلیا پھر نجاست دھوئی تو اسے اجماعاً تیمم کا اعادہ کرنا ہے ـــــ بخلاف پہلے مسئلہ کے ـــــ یعنی مسئلۂ لمعہ کے برخلاف، امام ابو یوسف کے قول پر ـــــ اس لیے کہ یہاں اس نے اس حالت میں تیمم کیا کہ وہ ایسے پانی پر قادر تھا جس سے اگر وضو کرتا تو جائز ہوتا ـــــ اور وہاں یعنی مسئلۂ لمعہ میں اگر اس پانی سے وضو کرتا تو جائز نہ ہوتا ـــــ اس لیے کہ پانی دیکھنے کی وجہ سے وہ پھر جنب ہوگیا" اھ ـــــ اور اسی سے وہ کلام دفع ہوجاتا ہے ۔ فتدبر (تو غور کرنا چاہیے) اھ ـــــ سراج کا کلام رد المحتار میں بھی ذکر کرکے فرمایا ہے: "وھو فرق حسن دقیق فتدبرہ (اور یہ ایک عمدہ دقیق فرق ہے جس میں تدبر کرنا چاہیے)" اھ (ت)

اقول وباللہ التوفیق له محملان ۔

اقول (میں کہتا ہوں) اور توفیق خدا ہی سے ہے اس کے دو محمل ہیں:

الاوّل الجواز بمعنی الصحة کما تعطیه عبارة ملك العلماء حیث نسب الجواز الی الصلاة و فیه ۔

اوّل: جواز بمعنی صحت ہو ـــــ جیسا کہ ملک العلماء کی عبارت سے مستفاد ہوتا ہے اس طرح کہ انہوں نے جواز کی نسبت نماز کی طرف کی ہے۔ اب اس میں کلام ہے

اوّلاً ان مجرد صحة الوضوء به لایثبت القدرة ولا ینفی العجز

اوّلاً محض اتنا کہ اس سے وضو درست ہے نہ قدرت کا اثبات کرتا ہے نہ عجز کی نفی کرتا ہے ۔

---

[1] منحۃ الخالق علی البحر الرائق باب التیمم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۱۳۹

[2] رد المحتار باب التیمم مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/۱۸۷

الا تری ان المریض او البعید میلا لو تحمل الحرج و توضأ به لصح و جازت صلاته به بل الشغل بحاجة اهم ایضا من وجوه العجز کالمدخر لعطش او عجن مع جواز صلاته به قطعا ان فعل۔

و ثانیا علی السراج خاصة اذن یطیح الفرق فالصحة و جواز الصلاۃ حاصل قطعا فی مسألة اللمعة ایضا الا تری الی ما تقدم عن الهندیة والکافی و شرح الوقایة لو صرفه الی الوضوء جاز زاد الاولان اتفاقا و عوده جنبا لا یمنعه عن التوضی للحدث لان هذه الجنابة مقتصرة والحدث غیر مندمج فیها۔

الثانی بمعنی الحل ای لو توضأ به فی مسألة النجاسة حل بخلاف مسألة اللمعة لانه عاد جنبا فوجب صرفه الی الجنابة۔

اقول و فیه

اولا لا نسلم الحل فی النجاسة فان فیه اختیار الصلاة مع نجاسة حقیقیة عمدا لانه کان قادرا علی ان یزیل النجاستین الحقیقیة

دیکھئے بیمار یا ایک میل دوری والے نے اگر مشقت اٹھائی اور پانی سے وضو کیا تو وضو صحیح ہے اور اس سے نماز جائز ہے ــــ بلکہ زیادہ اہم ضرورت میں پانی کا مشغول ہونا بھی عجز کی صورتوں میں سے ہے جیسے وہ پانی جو پیاس کے لیے یا آٹا گوندھنے کیلئے جمع کر رکھا ہو باوجودیکہ اگر اس سے وضو کرے تو اس کی نماز قطعاً جائز ہے۔

ثانیاً خاص سراج پر یہ کلام ہے کہ ایسا ہے تو فرق ضائع کر دینا چاہئے کیونکہ صحت اور جواز نماز تو قطعاً مسئلۂ لمعہ میں بھی حاصل ہے۔ وہ دیکھئے جو ہندیہ، کافی اور شرح وقایہ کے حوالہ سے گزرا کہ اگر اس پانی کو وضو میں صرف کر لیا تو جائز ہے۔ ہندیہ و کافی نے اتفاقاً (بالاتفاق) کا اضافہ کیا۔ اور اس کا پھر جنب ہو جانا حدث کا وضو کرنے سے مانع نہیں اس لئے کہ یہ جنابت مقتصرہ ہے اور حدث اس میں مندرج نہیں۔

دوم: جواز بمعنی حلت ہو ــــ یعنی مسئلۂ نجاست میں اگر اس پانی سے وضو کر لیا تو حلال ہے بخلاف مسئلۂ لمعہ کے۔ اس لیے کہ پھر جنب ہو گیا تو اسے جنابت میں صرف کرنا واجب ہے۔

اقول اس میں بھی کلام ہے۔

اولاً ہم نہیں مانتے کہ مسئلۂ نجاست میں حلت ہے کیونکہ اس میں نجاست حقیقیہ کے ساتھ نماز کی ادائیگی کو قصداً اختیار کرنا ہے اس لیے کہ اسے قدرت تھی کہ دونوں نجاستیں دور کرے حقیقیہ کو پانی

بالماء والحکمیۃ بالتراب کما قال ملک العلماء ولم یکن للماء خلف فی الحقیقیۃ فاذا صرفہ الی الحکمیۃ التی کان یجد لہ خلفا فیھا فقد ازمع واجمع علی ان یصلی فی نجس مانع مع القدرۃ علی ازالتہ فکیف یحل ھذا اما الاجزاء فلانہ عاجز عن الماء عند ایقاع الصلاۃ وانما النظر فیہ الی الحالۃ الراھنۃ۔

سے اور حکمیہ کو مٹی سے ۔۔۔ جیساکہ ملک العلماء نے فرمایا ہے اور نجاست حقیقیہ میں پانی کا کوئی بدل اور نائب نہیں ۔۔۔ تو جب اس نے پانی کو حکمیہ میں صرف کیا جس میں پانی کا ایک بدل اسے دستیاب تھا تو اس نے اس بات کا پختہ ارادہ اور عزم محکم کرلیا کہ نجس مانع کے ازالہ پر قدرت کے باوجود اُس نجس مانع کے ساتھ نماز ادا کرے گا تو یہ حلال کیسے ہوگا؟ ۔۔۔ رہا کفایت کرجانا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی کے وقت وہ پانی سے عاجز ہے ۔۔۔ اور اس بارے میں صرف حالت موجودہ پر نظر کی جاتی ہے۔ (ت)

فان قلت بل یدل علی الحل قول ملک العلماء فکان اولی من الصلاۃ بطھارۃ واحدۃ[1] وقول الخانیۃ والخلاصۃ والحلیۃ والبحر لوتوضأ وصلی فی الثوب النجس جاز ویکون مسیئا[2] اھ فان الاساءۃ دون کراھۃ التحریم۔

اگر یہ سوال ہو کہ ملک العلماء کی یہ عبارت حلت پر دلالت کر رہی ہے: "تو ایک طہارت سے نماز کی ادائیگی سے اولیٰ ہے"۔ اور خانیہ، خلاصہ، حلیہ اور بحر کی یہ عبارت: "اگر وضو کرلیا اور نجس کپڑے میں نماز ادا کی تو جائز ہے اور اساءت والا (بُرا کرنے والا) ہوگا" اھ اس لیے کہ اساءت کا درجہ کراہت تحریم سے نیچے ہے۔

اقول تعلیل ملک العلماء ادل دلیل کما علمت علی ان لفظۃ الاولی[عہ] فیہا مثلہا فی قول التجنیس والمزید ان

اقول ملک العلماء کی تعلیل سب سے بڑی دلیل ہے جیساکہ ناظر کو معلوم ہے ۔۔۔ مگر یہ ہے کہ جیسے اس میں لفظ "اَولیٰ" ہے ویسے ہی تجنیس اور مزید کی اس عبارت میں ہے: "بیشک

عہ بل فی نفس البدائع من کتاب الاستحسان الامتناع من المباح اولی من ارتکاب المحظور[3] اھ ۱۲ منہ غفرلہ (م)

عہ بلکہ خود بدائع کتاب الاستحسان میں یہ عبارت ہے: "مباح سے باز رہنا ممنوع کے ارتکاب سے اولیٰ ہے" اھ ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

---

[1] بدائع الصنائع فصل بیان ما ینقض التیمم مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۵۷

[2] البحرالرائق باب التیمم " " " " ۱/ ۱۳۹

مراعاة فرض العين اولى قال الشامي فحيث ثبت انه فرض كان خلافه حراما[1] اھ من صدر الجهاد واطلاق المسئ على من ترك واجبا غير نادر لاجرم ان قال في الغنية لو ازال بذلك الماء الحدث وبقي الثوب نجسا لكان قد ترك الطهارة الحقيقية مع قدرته عليها بغير عذر فيكون اثما لكن تصح صلاته لثبوت العجز بعد نفاد الماء[2] اھ وهذا عين ما فهمت وقد اداه بلفظ اوجز واحسن رحمه الله تعالى والعلماء جميعا۔

فرض عین کی رعایت "اولٰی" ہے ـــ اس پر شامی نے فرمایا، تو جب یہ ثابت ہوا کہ وہ فرض ہے تو اس کا خلاف حرام ہوا، اھ از شروع کتاب الجہاد ـــ اور واجب ترک کرنے والے پر لفظ "مُسیئ" (بُرا کرنے والا) کا اطلاق کوئی نادر بات نہیں۔ لاجرم غنیہ میں لکھا ہے: "اگر اس پانی سے حدث دُور کیا اور کپڑا نجس رہ گیا تو وہ طہارت حقیقیہ پر قادر ہونے کے باوجود بلا عذر اس کا تارک ہوا تو گنہ گار ہوگا لیکن اس کی نماز صحیح ہوجائے گی کیوں کہ پانی ختم ہوجانے کے بعد عجز ثابت ہوگیا" اھ ـــ یہ بعینہ وہ ہے جو میں نے سمجھا ـــ اور انہوں نے اسے زیادہ مختصر اور بہتر الفاظ میں ادا کیا ـــ ان پر اور تمام علما پر خدا کی رحمت ہو۔

وثانیا اذن ینقلب الفرق فحیث جاز له صرف الماء الی الوضوء وابقاء النجاسة المانعة بلا مزیل لأن یحل له صرفه الی الوضوء مع ازالة الجنابة بالتیمم کان اولی وای مدخل فیه لکون الجنابة اغلظ فان الکل ینتفی اما بالماء او بالتراب وای دلیل علی انه تجب ازالة الاغلظ بالماء دون التراب

ثانیاً ایسا ہے تو فرق پلٹ جائے گا۔ جب اس کے لیے یہ جائز ہے کہ پانی وضو میں صرف کردے اور بغیر کسی زائل کرنے والی چیز کے نجاست مانعہ کو باقی رکھے تو اس کے لیے جنابت کو تیمم سے زائل کرنے کے ساتھ پانی کو وضو میں صرف کرلینا بدرجۂ اولٰی جائز و حلال ہوگا ـــ اور اس میں نجاست کے زیادہ سخت ہونے کا کیا دخل؟ ـــ سبھی تو دور ہوجا رہا ہے یا پانی سے یا مٹی سے ـــ اس پر کیا دلیل ہے کہ جو

---

[1] ردالمحتار کتاب الجہاد مصطفی البابی مصر ۳/۲۴۱
[2] غنیۃ المستملی فصل فی التیمم سہیل اکیڈمی لاہور ص ۸۶

وبالجملة ظهر بحمد الله تعالیٰ ان النظر لا مرد له وان الاظهر فی مسألة النجاسة ما استظهره فی الحلیة والبحر وجزم به فی شرح الوقایة والدر المختار۔

زیادہ سخت ہے اسے مٹی سے نہیں پانی ہی سے زائل کرنا واجب ہے؟ ـــــ بالجملہ بحمدِ خدائے برتر یہ واضح ہوگیا کہ اس کلام کو کوئی بات رَد کرنے والی نہیں اور مسئلہ نجاست میں اظہر وہی ہے جو حلیہ اور بحر میں ظاہر کیا گیا اور جس پر شرح وقایہ اور درمختار میں جزم ہوا۔ (ت)

اقول وبه ترجح ولله الحمد ما سلکه المحقق الحلبی صاحب الغنیة فی تقریر منشأ الخلاف فان القول بجواز الصرف الی الوضوء مع اولویة الصرف الی اللمعة هو الذی یقتضیه الدلیل وعلی تسلیم وجوب الصرف الیها ترد مسائل کثیرة ثبت فیها العجز عن الماء لاجل المنع الشرعی کما بیناها فی رسالة قوانین العلماء، وقد یکون الوجوب فی کلام الکافی من باب قولك حقك واجب علیّ فظهر ان الاظهر فی هذه خلاف ما استظهره فی الحلیة فالراجح فیه قول محمد وقد ذیل بالاصح وهو تصحیح صریح وصاحب الحلیة رحمه الله تعالیٰ لیس من اصحاب الترجیح۔

اقول اسی سے بحمدہ تعالیٰ اسے بھی ترجیح حاصل ہوگئی جس پر محقق حلبی منشأ خلاف کی تقریر میں چلے، اس لیے کہ مقتضائے دلیل یہی قول ہے کہ لمعہ میں پانی صرف کرنے کے اولیٰ ہونے کے ساتھ وضو میں اس کے صرف کا جواز ہے ـــــ اور لمعہ میں صرف کا وجوب مان لینے پر ان بہت سے مسائل سے اعتراض ہوگا جن میں کسی شرعی ممانعت کی وجہ سے پانی سے عجز ثابت ہے جیسا کہ انہیں ہم نے رسالہ "قوانین العلماء" میں بیان کیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کافی کی عبارت میں وجوب "حقك واجب علیّ" (تمہارا حق میرے اوپر واجب ہے یعنی بقوت ثابت ہے) کے باب سے ہو۔ اس سے یہ بھی واضح ہُوا کہ اس بارے میں اظہر اس کے برخلاف ہے جو حلیہ میں ظاہر کیا اور کہا "تو اس میں راجح امام محمد کا قول ہے" اور اس کے آخر میں "اصح" بھی لکھ دیا ـــــ یہ صریح تصحیح ہے جب کہ صاحبِ حلیہ ـــــ ان پر خدا کی رحمت ہو ـــــ اصحابِ ترجیح سے نہیں ہیں۔ (ت)

فان قلت کونه مستحق الصرف الی حاجة اهم لا یختص بالوجوب الا تری ان المعد لعجن منه مع ان العجن غیر واجب۔

اگر سوال ہو پانی کا زیادہ اہم ضرورت میں صرف کیے جانے کا مستحق ہونا وجوب ہی سے خاص نہیں، دیکھئے آٹا گوندھنے کے لیے رکھا ہوا پانی اسی باب سے ہے باوجودیکہ آٹا گوندھنا واجب نہیں۔

اقول ذلک تخفیف من ربکم ورحمة یراعی حاجات عبادہ بالنقیر والقطمیر فجاز التیمم اذا کان یبیع الماء من عندہ بفلس وقیمتہ ثمہ نصف فلس وجاز لبعد میل وان کان فی جہة مذھبہ وھو یسیر الیہ لحاجة نفسہ اما المنع لحق الشرع فلا یتحقق الا بالوجوب اذ ما لا یجب شرعا لا یمنع ترکہ شرعا فظھر الفرق والحمد للہ رب العٰلمین ولذا مشیت فی الجدول علی قول محمد لانہ المذیل بالتصحیح الصریح ولانہ الاظھر من حیث الدلیل ولانہ الاحوط فی الدین وان کان قول ابی یوسف ایضا لہ قوة لانہ قول ابی یوسف ولانہ فی الاصل وقد استظھر اوجھیتہ فی الحلیة وادمی الی ترجیحہ فی شرح الوقایة واخر دلیلہ فی الکافی غیر انھم اعتمدوا حرفا واحدا وھو استحقاق الصرف وقد علمت جوابہ وللہ الحمد۔

اقول (میں کہتا ہوں) یہ تمہارے رب کی جانب سے آسانی اور رحمت ہے — وہ نقیر و قطمیر (کھجور کی چھال اور گٹھلی کے چھلکے) میں اپنے بندوں کی حاجتوں کی رعایت فرماتا ہے — یہی وجہ ہے کہ اس صورت میں تیمم جائز ہوگیا جب پانی والا ایک پیسے میں پانی بیچ رہا ہے اور وہاں اس کی قیمت آدھا پیسہ ہے۔ اور ایک میل پانی دُور ہو تو تیمم جائز ہوگیا اگرچہ وہ اس کے راستے ہی کی سمت میں ہو۔ اور اس طرف وہ اپنی ضرورت کے لیے جا بھی رہا ہے — لیکن حق شرع کی وجہ سے ممانعت تو بغیر وجوب کے متحقق نہ ہوگی اس لیے کہ شرعاً جو واجب نہیں اس کا ترک شرعاً ممنوع نہیں — اس سے فرق واضح ہوگیا، اور تمام حمد خدا کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا مالک ہے — اسی لیے میں نقشہ میں امام محمد کے قول پر چلا ہوں اس لیے کہ اس پر صریح تصحیح کا نشان دیا گیا ہے اور اس لیے کہ دلیل کے اعتبار سے وہی اظہر ہے اور اس لیے کہ دین میں وہی احوط ہے۔ اگرچہ امام ابو یوسف کے قول میں بھی قوت ہے اس لیے کہ وہ امام ابو یوسف کا قول ہے اور اس لیے کہ وہ "اصل" میں ہے اور حلیہ میں اس کے اوجہ ہونے کو ظاہر بتایا، اور شرح وقایہ میں اس کی ترجیح کی طرف اشارہ کیا اور کافی میں اس کی دلیل مؤخر رکھی — مگر ان سب حضرات کا معتمد ایک ہی حرف ہے اور وہ ہے استحقاق صرف — اور اس کا جواب معلوم ہوچکا — اور خدا ہی کے لیے حمد ہے۔ (ت)

بالجملہ حاصل تحقیق یہ ہوا کہ اگر کپڑے یا بدن پر کوئی نجاست حقیقیہ مانعہ ہے اور وضو نہیں اور پانی اتنا ملا کہ چاہے نجاست دھولے چاہے وضو کرلے دونوں نہیں ہوسکتے تو واجب ہے کہ اس سے نجاست ہی دھوئے اگر خلاف کرے گا گنہگار ہوگا حدث کے لیے تیمم کرے خواہ نجاست دھونے سے پہلے یا بعد اور بعد اولٰی ہے کہ

خلاف علما سے بچنا ہے اور اسی لیے اگر پہلے کرچکا ہے نجاست دھونے کے بعد دوبارہ تیمم کرلینا انسب واحری ہے اور اگر جنابت کا لمعہ باقی ہے اور حدث بھی ہوا اور وہ لمعہ غیر مواضع وضو میں ہے یا کچھ مواضع وضو کے ایک حصے میں کچھ دوسرے عضو میں اور پانی اتنا ملا کہ دونوں میں جس ایک کو چاہے دھولے دونوں نہیں ہوسکتے تو اُس پانی کو لمعہ دھونے میں صَرف کرے اور حدث کے لیے لازم کہ جب پانی خرچ ہولے اس کے بعد تیمم کرے اگرچہ پہلے بھی کرچکا ہو کہ وہ منتقض ہوگیا ظاہر ہے کہ تیمم بعد کو کرنے یا بعد کو دوبارہ کرلینے میں نہ کچھ خرچ ہے نہ کچھ حرج۔ تو اگر قول امام محمد کی صریح تصحیح نہ بھی ہوتی خلاف ائمہ سے خروج کے لیے اسی پر عمل مناسب ومندوب ہوتا نہ کہ اس طرف صراحۃً لفظ اصح موجود اور یہی دلیل کی رُو سے ظاہر تر اور اسی میں احتیاط اور امر نماز میں احتیاط باعث فلاح وصلاح۔

اصلح اللہ سبحٰنہ وتعالٰی بالنامع سائر اخواننا فی الدین ، وجعلنا جمیعا من المفلحین ، وحشرنا فی زمرۃ الصلحین ، تحت لواء سید المرسلین ، صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیھم وعلٰی اٰلہ واٰلھم وحزبہ وحزبھم اجمعین ، ابد الاٰبدین ، والحمد للہ ربّ العٰلمین ، وصلی اللہ تعالٰی علی المصطفٰی واٰلہ وصحبہ ، وابنہ وحزبہ ، وعلینا بھم ولھم وفیھم ومعھم اٰمین ، یاارحم الرحمین واللہ تعالٰی اعلم ، وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ،

خدائے پاک برتر ہمارا حال ہمارے تمام دینی بھائیوں کے ساتھ درست فرمائے اور ہم سب کو فلاح والوں میں سے بنائے اور ہمیں صالحین کے زمرے میں سیّد المرسلین کے جھنڈے تلے جمع فرمائے۔ خدائے برتر کا درود ہو حضور پر اور رسولوں پر اور حضور کی آل اور رسولوں کی آل اور حضور کی جماعت اور رسولوں کی جماعت سب پر ۔ ہمیشہ ہمیشہ ۔۔۔ اور تمام حمد خدا کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا مالک ہے ۔۔۔ اور اللہ تعالٰی رحمت فرمائے سرکار مصطفٰی ، ان کی آل ، ان کے اصحاب ، ان کے فرزند ، ان کے گروہ پر اور ہم پر ان کے طفیل ، ان کے سبب ، ان کے اندر اور ان کے ساتھ ۔۔۔ قبول فرمائے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ۔۔۔ اور خدائے برتر ہی خوب جاننے والا ہے اور اس کا علم بہت تام اور محکم ہے اس کا مجد جلیل ہے ۔ (ت)